کاروکاری

کی تباہ کاریاں



مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

باہتمام

ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

ناشر

مکتبہ امام غزالی (کراچی)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میثم قادری

کاروکاری کی تباہ کاریاں

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ، العالی

بااھتمام

ابو الرضا محمد طارق قادری عطاری

ناشر

مکتبہ امام غزالی (کراچی)

کتاب : کاروکاری کی تباہ کاریاں

مصنف : فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین
حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ، العالی

با اہتمام : ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

ناشر : مکتبہ امام غزالی (کراچی)

اشاعت : محرم الحرام 1422ھ ، اپریل 2001ء

صفحات : 64

قیمت : 28 روپے

کمپوزنگ و ٹائیٹل ڈیزائننگ

الریحان گرافکس (4920983)

فہرستِ مضامین

عرضِ ناشر

کاروکاری کی تباہیاں وبربادیاں عام ہیں۔ بالخصوص اندرونِ سندھ میں اس کا سلسلہ عرصہ سے جاری ہے۔ مگرافسوس کہ اس رسمِ بد کا قلع قمع کرنے کے لئے ابھی تک کوئی خاطر خواہ طریقہ نہیں اختیار کیا گیا۔ اگر یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا تو اس کا انجام بہت ہی بھیانک ہوگا۔

ابھی تک اس برائی کے سِد باب پر کوئی کتاب یا رسالہ موجود نہیں تھا۔ مگر اللہ عزوجل جزائے خیر عطا فرمائے حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہٗ العالی کو کہ آپ نے اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود اس برائی کے خاتمہ کے لئے اپنا قلم اٹھایا۔ اور بہت ہی اہم معلومات اس رسالے میں جمع فرما کر جہاد بالقلم کا فریضہ ادا فرمایا ہے۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے اور خاص طور سے اندرونِ سندھ بھی اس رسالہ کو عام کیا جائے تاکہ اس رسمِ بد کا قلع قمع ہوسکے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی اس محنت کو قبول فرما کر معاشرے سے کاروکاری کی لعنت کا خاتمہ فرمائے۔ اور ہر مسلمان مرد وعورت کو غیرت وحیاء کی چادر نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الصادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم

فقط والسلام

ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لا هله والصلوٰة والسلام لاھلهما و آله واصحابه اجمعین

فقیر اویسی غفرلہ ۱۴۲۱ھ کے عمرہ وزیارت گنبدِ خضرا سے واپس باب مدینہ کراچی پہنچا تو چند روز یہاں اقامت نصیب ہوئی حاجی محمد اسلم اویسی، قادری نے فرمائش کی کہ کارو کاری پر کچھ لکھیں فقیر کو یہ لفظ پہلی بار سنائی دیا اگرچہ فقیر کی سندھ میں اکثر آمد ورفت رہتی ہے اور تلامذہ واحباب بھی بکثرت ہیں۔ لیکن اسکا ذکر کبھی کانوں نے نہ سنا قرائن سے محسوس ہوا کہ یہ سندھی لفظ ہے اتفاقاً ''ہفتہ روزہ دین'' اخبار کراچی کے ایک شمارہ میں ایک بیان شائع ہوا، اس سے گمان غالب ہوا کہ یہ سندھی لفظ ہے احباب سے اسکے متعلق استفسار کیا تو تسلی بخش بات نہ بنی۔ فقیر نے بہاولپور پہونچتے ہی اپنے تلمیذ عزیز فاضل نوجوان صاحبزادہ علامہ راشدی صاحب زید مجدہ کو خط لکھا۔ انہوں نے بھی فوراً جواب بھجوایا خط کا متن ملاحظہ ہو۔

حضرت قبلہ سیدی دامت برکاتھم العالیہ، بہاولپور شریف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بخیریت ہونگے آج آپ کے مکتوب گرامی سے مشرف ہوا۔ آپ نے کاروکاری کے متعلق دریافت فرمایا ہے۔ کاروکاری کا لغوی معنیٰ ''کالا کالی''۔

یہ تب بولا جاتا ہے جب کوئی عورت کسی آشنا سے ناجائز تعلقات قائم کرلے جب دونوں رنگے ہاتھوں پکڑے جاتے ہیں تو انہیں کاروکاری کہا جاتا کہ دونوں نے کالا منھ کیا۔

(چونکہ سندھ میں لام کے بجائے راء بولتے ہیں جیسے کراچی دراصل کلاچی تھا ایک

عورت کا نام ہے اس سے یہ شہر کراچی مشہور ہے کاش اس پیارے شہر کا نام باب المدینہ ہوتا۔اویسی غفرلہٗ)

لیکن صحافی ،عورتوں کی علمبردار لیڈر عورتیں اور وہابیوں ،دیو بندیوں کے سیاسی مولوی ان حضرات کو یہ غیرت نظر نہیں آتی ۔ بلکہ وہ عورتوں کے خلاف یہ سازش قرار دیتے ہیں۔

اور ہوسکتا ہے کہ بعض مقامات پر عورتوں پر جاگیردار وڈیروں کے الزام بھی ہوں ، اور بعض وڈیرے ملکیت کی تقسیم کے بہانے لڑکیوں کی شادی نہیں کراتے بلکہ قرآن شریف سے کرتے ہیں۔

لیکن ان صورتوں میں مجموعی طور پر کارو کاری کو محض فراڈ وسازش نہیں کہا جاسکتا ہے۔

آپ نے بہت اچھا کیا سندھ کے اس اہم مسئلہ پر قلم اُٹھایا ہے ۔امید ہے جامع و تشفی بخش جواب رقم فرمائیں گے ۔جو کہ فریقین کے لئے مدلل و مفصل ثابت ہو ان مذکورہ شقوں کا بھی ذکر فرمائیں گے۔

والسلام مع الاحترام احقر العباد

راشدی غفرلہٗ الھادی

10-2-2001

تعارف علامہ راشدی زید مجدہ :

آپ خاندان راشدیہ (پیر پگارہ) کے عالیشان خاندان کے چشم و چراغ ہیں الحمد للہ علوم عربیہ کے فاضل ہیں اور صاحب قلم ہیں درجنوں کتابوں کے مصنف ہیں ان میں اکثر مطبوعہ ہیں اردو میں بھی سندھی میں بھی ،ان کی تحریر سے دو باتیں ثابت ہوئیں (1) لڑکا لڑکی کے زنا کے ارتکاب پر لڑکا لڑکی کو قتل کر دیا جاتا ہے اور یہ انکی غیرت کا مسئلہ ہے اور مسلمان ہے وہی جو غیور ہو بے غیرت دیوث کہلاتا ہے۔

(2) وڈیرے (سردار) جائیداد کی تقسیم کے خطرہ سے لڑکیوں کی شادی نہیں کراتے ممکن ہے بعض وڈیرے (سردار) لڑکیوں کے غلط کام کرنے سے یا ویسے جائیداد کے خطرہ سے لڑکیوں کو قتل کرادیتے ہوں چونکہ یہ دونوں حرکتیں معاشرے کے لئے ناسور ہیں ۔ضرورت ہے کہ رسم کارو کاری کا ایسا قلع قمع کیا جائے کہ اسکا نام تصورات وخیالات سے مٹ جائے لیکن یہ کام حکومت کا ہے فقیر کے پاس قلم ہے اس سے جہاد تصور کر کے یہ رسالہ اہل اسلام کی خدمت میں حاضر ہے۔ **وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی حبیبه الکریم وعلیٰ آله واصحابه اجمعین ۔**

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

کاروکاری کی تباہ کاریاں

آجکل کاروکاری کی تباہ کاریاں زوروں پر ہیں ایک خبر ذیل سے اسکا اندازہ لگائیے،

خیر پور (خبر نامہ نگار) کاروکاری کے واقعات روکنے کے لئے سخت اقدامات کئے جائیں ملوث ملزم کی عدالت سے ضمانت پر بھی پابندی لگادی جائے۔ ان خیالات کا اظہار ''سافلو'' کے زیر اہتمام خیر پور میں ہونے والے ''کاروکاری'' سے متعلق سیمینار سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سیمینار کی صدارت ٹرسٹ وارو النسٹری آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر رفیق الرحمٰن سومرو نے کی۔ اس موقع پر مقررین نے کہا کہ 1999ء کے آغاز سے اب تک کاروکاری کی گھناؤنی رسم نے سندھ میں تین ہزار سے زائد افراد کی جان لی ہے جن میں کم عمر خواتین کی تعداد زیادہ ہے مقررین نے کہا کہ کاروکاری کے واقعات کو روکنے کے لئے حکومت کو سخت اقدامات کرنے چاہئیں اس سلسلے میں ملزم کی عدالت سے ضمانت پر پابندی عائد کی جاسکتی ہے اور نکاح کے وقت دولہا سے حلف لیا جائے۔

(ہفت روزہ دین کراچی ۵ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ)

اگر صورتحال یہی رہی تو تباہی و بربادی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسکے انسداد کے لئے ہر طرح کے طریقے استعمال کرنے ضروری ہیں۔ فقیر اسکے متعلق چند تجاویز پیش کرتا ہے ممکن ہے کہ صورت حال صحیح ہو جائے۔

(1) وہ بچے بچیاں جو اس غلط کاری کا شکار ہوتے ہیں ابتدائے شعور سے ان پر کڑی نگرانی کی جائے اسی لئے حضور سرورِ عالم ﷺ نے واضح طور ارشاد فرمایا ہے،

مُروُرھُم بالصّلوٰۃ وھم ابناء سبع واضربو ھم علی ترکھا وھم ابناء عشر (الحدیث) بچے سات سال کے ہوں انہیں نماز کا حکم دو دس سال کے ہوں تو نماز کے ترک پر سزا دو اور انہیں بستروں سے علیحدہ کرو۔

(فائدہ) یہ صرف عادت نیک کیلئے تاکہ وہ بڑا ہو کر آسانی سے نیک کام کر سکے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

بخر دی درش زجرو توبیخ بہ نیک ☆ وبدش وعدہ وبیم کن

(ترجمہ) بچپنے سے ہی اولاد کو زجرو توبیخ کر۔ اسے نیکی وبدی کے وعدہ وخوف کی خبر سنا

(فائدہ) مضاجعھم کے جملہ میں اسی کارو کاری کی تباہ کاری سے بچنے کی ابتدائی اور احتیاطی اور اعلیٰ تدبیر ہے اس لئے کہ یہ عمر کا دسواں سال بچے اور بچّی کی جوانی کی طرف پہلا قدم ہے اور اسی دور سے جوانی حیوانی کی تند ہواؤں کے تیز جھونکوں کا آغاز ہوتا ہے تو شفیق امت ﷺ نے خیر خواہانہ مشورہ بخشا ہے تاکہ امت اس پر عمل پیرا ہو کر مستقبل میں اپنی اور اولاد کی عزت وعظمت کو چار چاند لگایا جاسکے جو لوگ معلم الحکمۃ شفیق الامتہ ﷺ کے ارشادِ گرامی کی پابندی کر کے بچوں اور بچیوں پر اس عمر سے خلط وملط کی تلویث سے نظر رکھتے ہیں وہ خود بھی اور اولاد بھی شریفانہ زندگی بسر کرتے ہیں اور جو اس مشورہ کریمانہ سے ہٹ کر اولاد کو آوارہ چھوڑے رکھتے ہیں انکو کارو کاری کی تباہ کاری کا سامنا نہ بھی ہو تب بھی اکثر لوگ اولاد کی اوباشی وبدمعاشی کے حالات پر خون کے آنسو بہاتے دیکھے گئے۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو اسے احسن پیرایہ میں ادا فرمایا ہے

پسر چوں زدہ برگذشتہ سنین ☆ زنا محرماں گو فر اتر نشین

بر پنبہ آتش نشاید فروخت ☆ کہ تا چشم برہم زنی خانہ سوخت

(ترجمہ) لڑکا جب دس سال کا ہو تو حکماً نامحرموں سے دور رکھو ورنہ اسکی مثال روئی پر آگ ڈالنے جیسی ہوگی۔

انتباہ: حضور سرورِ عالم ﷺ کی اس آخری ہدایت کہ بچّی، بچّے کو دس سال کی عمر کے بعد علیحدہ رکھو یعنی بچہ بچی کے ساتھ تنہا نہ گذارے بلکہ بچہ بھی اپنے ہمجولی اور ہم سن کے ساتھ تنہائی میں بسر اوقات نہ کرے اور یونہی بچی اپنی سہیلی کے ساتھ۔

خون کے آنسو!:

آجکل کالج واسکولوں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کے نہ صرف خلاف کیا ہے بلکہ اپنا زور مخالفت نبوی پہ لگایا جارہا ہے یہاںتک کہ مخلوط تعلیم پر ندامت سے سر جھکانے کے بجائے اس پر فخر وناز کیا جارہا ہے پھر نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ ہماری قوم کی لڑکیوں اور لڑکوں کی زندگی بے دردی سے برباد کی جارہی ہے اسکی تفصیل فقیر کے رسالہ ''کالج اور لڑکی'' اور رسالہ ''اشد البلاء فی کتابۃ النساء'' میں پڑھیئے۔

ہونہار اساتذہ :

فقیر کے اساتذہ میں سے حضرت علامہ عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ خورشید احمد صاحب مدظلہٗ اپنے تلامذہ پر کڑی نگرانی فرماتے کہ کبھی کسی چھوٹے کو بڑے کے ساتھ رہنا تو درکنار ایک دوسرے کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنا گوارہ نہ فرماتے بلکہ کبھی سخت سزا سے سرزنش فرماتے یہی وجہ ہے کہ فقیر نے انکی سیرت پر عمل کیا تو الحمدللہ ہمارے ان بزرگوں کے تلامذہ تو اتقاء و پرہیز گاری کی تصویر ہیں اور فقیر کے اکثر تلامذہ بھی اس نعمت سے محروم نہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ :

دراصل ہمارے اساتذہ نے یہ طریقہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ سے مروج فرمایا کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاں جب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ زیر تعلیم تھے تو فرمایا محمد سبق کے دوران میرے پیچھے بیٹھا کرو یہاںتک کہ ایک دن انکی داڑھی کے سایہ پر نظر پڑی تو فرمایا اب آگے آجاؤ۔ یہ اس لئے کہ امام محمد نہایت ہی حسین وجمیل اور خوبصورتی میں اپنی مثال خود تھے۔

چھوٹی عمر سے ہی بچی کے لئے پردہ کی احتیاط کیجائے اور بچے کو غیروں کے گھروں میں خواہ مخواہ چکر لگانے سے روکا جائے فقیر کو اب بھی وہ شریف اور اعلیٰ خاندان کے حضرات کا احسن طریقہ آنکھوں کے سامنے ہے کہ بچی کو سن شعور سے ہی

پردہ کی چادر اوڑھا دیتے اور بچی کو گھر سے باہر جانا تو درکنار اپنے اعزہ و اقارب کے گھروں سے بھی بچی بے خبر دیکھی جاتی۔

ایک بزرگ (جو اعلیٰ مشائخ کے خاندان کے فرد ہیں) نے فرمایا کہ آپ حضرات حیران ہونگے کہ ہم تمام خاندان کے افراد مرد و عورتیں ایسے ہمشکل واقع ہوئے ہیں کہ ایک اجنبی حیران ہو جاتا ہے کہ یہ کون ہے اور وہ کون۔ اسکی وجہ وہی بچیوں کی ابتدائی عمر میں پردہ کی احتیاط اور بہ اصول طب بچوں بچیوں کا ہمشکل ہونا فطری امر ہے اور یہ بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ شریف گھرانے اور علمی و عملی خاندان کے لوگ وہ چھوٹے بچے جو دنیا کی ہوا و ہوس سے کچھ نہ کچھ خو بو رکھتے انہیں اپنے گھروں میں جانے سے روک دیا کرتے تھے۔

پھر نتیجہ ظاہر ہے کہ ایسے خاندان کے سکون اور باوقار زندگی پر دنیا رشک کرتی ہے اور آجکل اکثر خاندان بچوں اور بچیوں کے لاابالیوں سے خون کے آنسو بہا رہے ہیں اور اسکے علاج کے بجائے الٹا اولاد کو زہریلے جام بھر بھر کر پلا رہے ہیں کہ انہیں کالج و اسکول کی تعلیم سے آراستہ کرنے کی فکر میں انہیں اپنے ہاتھوں خود ذبح کر رہے ہیں اور بچپن کے پردہ کا تصور تو شاید کسی کو ہے الٹا بچیوں کو جوانی کی بہار میں بے پردگی پر زور دیتے ہیں اور پردہ کے ایسے دشمن بن گئے جیسے یہودیوں اور دیگر بدمذاہب کے۔

قرآنی تعلیم:

مذکورہ بالا تجویز فقیر نے ارشاد ربانی سے اخذ کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، واذا بلغ الاطفال منکم الحلم فلیستأذنوا. اور جب لڑکے جوانی کو پہونچیں تو (گھروں میں آنے کی) اجازت مانگیں (پارہ ۱۸ النور ا)

اور حضور سرور عالم ﷺ کی بھی یہی تعلیم وارشاد ہے جسکی آئندہ اوراق میں تفصیل آرہی ہے (ان شاء اللہ)

تجویز (۳) تا(٦) :

حضور سرورِ عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ لاتسکنو هن الغرف ولا تعلموهن الکتابة وعلمو هن الغزل وسورة النور (رواه البیهقی وغیره) ترجمہ: عورتوں کو بالا خانوں پر نہ رکھو اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ اور چرخہ کاتنا سکھاؤ اور سورۂ نور کی تعلیم کرو۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ:

یہ تمام تجویزیں اس رحیم وکریم وشفیق نبی رحمۃ اللعٰلمین ﷺ کی ارشاد کردہ ہیں جو امت کو ہر موڑ پر فلاح دارین اور سعادت کونین سے جھولیاں بھر کر عطا فرماتے ہیں اور دونوں جہانوں کے ہر درد و تکالیف کے اسباب سے بچاتے رہتے ہیں، اب فقیر ذرا سی تفصیل سے عرض کرتا ہے شاید کہ اتر جائے کسی دل میں میری بات۔

(۱) حضور سرورِ عالم ﷺ نے عورتوں کو بالا خانے پر رہنے سے اس لئے روکا ہے کہ کہیں بدنگاہی کا شکار نہ ہو جائیں کیونکہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال سے نوازا ہے اور حسن و جمال یا کوئی اور کمال جتنا چھپاؤ وہ اپنا ظہور ونمائش چاہتا ہے۔ حضرت عارف جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف "یوسف وزلیخا" میں فرمایا،

نکو روئے تاب مستوری ندارد ☆ چودر بندی زروزن سر برآرد

ترجمہ: حسین چہرہ پردہ کی تاب نہیں رکھتا جب اسے سختی سے چھپاؤ گے تو وہ دریچہ سے سر باہر کریگا۔

خاتون کو پردے کے علاوہ گھر کی چار دیواری سے کچھ اور زیادہ پوشیدہ رہنے کا حکم ہے یہانتک کہ نماز جیسی عبادت کے لئے عورتوں کو گھر کے اندر کے حصہ میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔ جو شفیق رسول ﷺ خاتون کے لئے گھر سے بھی باہر کے روادار نہیں وہ بالا خانے پر جانے کے کیسے روادار ہو سکتے ہیں لیکن افسوس ہے مسلمان قوم

کے ان افراد پر کہ وہ اپنے شفیق نبی کریم ﷺ کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ جو بچی گھر کی چار دیواری میں رہنے کے لائق تھی اب اسے شمع محافل بنانے پر فخر کیا جارہا ہے۔

بالا خانہ پر عورت کو روکنے کی حکمت:

سب سے بڑی حکمت وہی ہے کہ حسن و جمال کا تقاضا ہے کہ وہ چھپائے نہ چھپ سکے لیکن جب اسے ہر طرح کی آزادی مل جائے تو پھر وہ جی بھر کر اپنا تقاضا پورا کریگا اور بالا خانے پر خاتون کی نظر جب غیروں پر اٹھیگی اسکا انجام بدنہ ہو تو کیا ہوگا چند احادیث مبارکہ اور حکایات مندرجہ ذیل سے عبرت گیری کی تکلیف گوارہ فرمائیں تو بچیوں کی زندگی سنور جائیگی اور آپ پر آپکے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بہت ہی خوش ہونگے

بدنگاھی:

خاتون بالا خانہ پر ہو نہ ہو یا کہیں جب بھی غیر مرد پر نگاہ پڑیگی تو اسکا انجام و مآل بد سے بدتر ہے۔

احادیث مبارکہ:

(۱) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، لعن اللہ الناظر و المنظور الیھا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے دیکھنے والے پر اور اس عورت پر جس کو مرد دیکھتا ہے۔

انتباہ: یہ انسان کا ایک فطری امر ہے کہ مردوں میں عورتوں کی طرف دیکھنے کا شوق ہوتا ہے اور عورتوں میں دکھانے کا شوق۔ عورتوں کو بالا خانے پر جانے سے روکنا اسی لئے ہے۔

(۲) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ صنفان من اھل النار لم ارھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسھن کاسنمۃ البخت

المائلة لایدخلن الجنة ولا یجدون ریحها وان ریحها لتوجد من میسرة کذاو کذا۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۳۰۶)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا دو گروہ اہل دوزخ کے ہیں ابھی تک وہ ظاہر نہیں ہوئے ایک گروہ وہ ہوگا جن کے ہاتھوں میں کوڑے ہونگے جیسے گائے کی دم ہوتی ہے ان کوڑوں کے ساتھ لوگوں کو مارتے ہوں گے دوسرا گروہ ان عورتوں کا ہوگا جو کہ لباس بھی پہنے ہونگی اور وہ ننگی بھی ہونگی (باریک لباس نیز دوپٹہ کے پلو کندھوں پر ڈالے سینہ ننگا) مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود مردوں کی طرف میلان کرنے والی ان کے سریوں ہوں گے جیسے بختی اونٹ کی کوہانڈ ایک طرف جھکے ہوئے ایسی عورتیں جنت میں نہیں جاسکیں گی اور نہ یہ جنت کی خوشبو حاصل کرسکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور تک پہنچتی ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث پاک سے ظاہر ہے کہ عورتوں کو اپنا آپ دکھلانے کا شوق ہوتا ہے ورنہ کون اللہ تعالیٰ کے حکم کی عدولی کر کے میک اپ کر کے بن ٹھن کر باہر نکل کر دوزخ خریدے گا۔

لہٰذا جب عورت کو بھی شوق ہو کہ مجھے مرد دیکھیں تو ایسی حالت میں دیکھنے والا دکھانے والی دونوں لعنت کے حقدار ہونگے۔

(۳) رسول اکرم حبیب اعظم ﷺ نے فرمایا: فزنا العین النظر۔ (تفسیر ابن کثیر سورۂ نور) ترجمہ: یعنی بدنگاہی (بری نظر) یہ آنکھ کا زنا ہے۔

(۴) سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: العینان زنا هما النظر ...... الخ۔ (الزواجر لابن حجر صفحہ ۳)

(فائدہ) آنکھوں کا زنا بری نظر ہے خواہ وہ بدنگاہی عورت سے ہو یا مرد سے۔ مرد کی سزا کا بیان زواجر ھندی میں ہے کہ عورتوں کی طرف بری نظر سے دیکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کا سرمہ لگائے گا۔ یونہی عورت کی بدنگاہی کی سزا سمجھئے۔

(۵) قال ﷺ النظرة سهم مسموم من سهام ابلیس فمن غض بصره عن محاسن امرأة لله تعالیٰ اورث الله قبله حلا وة الی یوم القیامة ۔

(تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۶۵ جلد ۳)

(۶) عن ابی امامة عن النبی ﷺ قال مامن مسلم ینظر الی محاسن امرأة اول مرة ثم یغض بصره الا حدث اللہ لہٗ عبادة یجد حلاوتها ۔

(تفسیر مظہری سورۂ نور)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس مسلمان نے کسی عورت کے محاسن کو اچانک دیکھا اس نے نظر نیچی کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایسی عبادت کی توفیق عطا کرے گا جس عبادت کی لذت محسوس کرے گا۔

(۷) سیدنا عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: قال رسول اللہ ﷺ ان النظر سهم من سهام ابلیس مسموم ......الخ۔

بیشک بدنگاہی شیطان ابلیس کا زہر آلود تیر ہے (ابن کثیر صفحہ ۲۶۵ جلد ۴ سورۂ نور)

حکایات

تجربہ شاہد ہے کہ انسان دوسرے کی باتوں اور اسکے انجام نیک یا بد کا حال سنکر بہت جلد سنبھل جاتا ہے یہاں فقیر چند حکایات عرض کرتا ہے ممکن ہے کسی بندۂ خدا کے دل میں اتر جائے میری بات۔

(1) ایک جگہ ایک عابد وزاہد تھا اس کے پڑوس میں کچھ احباب رہائش پذیر تھے ان کی ایک بہن جوان تھی وہ پڑوسی کاروبار کے سلسلہ میں کہیں جانا چاہتے تھے انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ بہن کو کس کے پاس چھوڑیں۔ کہیں اطمینان حاصل نہ ہوا تو ان بھائیوں نے فیصلہ کیا یہ ہمارا پڑوسی بڑا ہی نیک عابد وزاہد ہے اگر یہ ذمہ داری اُٹھا لے تو ہمیں کسی قسم کی فکر نہ ہوگی۔ یہ طے کر کے وہ اس عابد کے پاس گئے اور ماجرا عرض کیا

اس نے انکار کر دیا آخر کار منت سماجت کر کے یہ منایا کہ آپ دو وقت ہمارے دروازے پر روٹی رکھ کر دستک دیدیا کریں ہماری بہن روٹی اٹھالیا کریگی اس عابد نے یہ بات مان لی بھائیوں کے چلے جانے کے بعد یہ سلسلہ چلتا رہا ایک دن عابد کا ان کی بہن کے ساتھ آمنا سامنا ہو گیا اس کو دیکھا دل میں خواہش پیدا ہوگئی کیونکہ امت کے والی ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ بری نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر آلودہ تیر ہے نیز شیطان ابلیس کا اپنا قول ہے کہ بری نظر میرے تیروں میں سے ایک ایسا تیر ہے جس کو لگ گیا خطا نہیں جائے گا۔ بس وہ تیر عابد صاحب کو بھی ان کی نظر کو نہ بچانے کی وجہ سے لگ گیا پھر اس کے گھر آنا جانا شروع کر دیا اور وہ بدکاری (زنا) میں مبتلا ہو گیا حتیٰ کہ وہ عورت حاملہ ہوگئی۔ شیطان نے وسوسہ دیا کہ بہت بدنامی ہوگی اسے قتل کر دو عابد نے اس کو قتل کر کے صحن میں دبا دیا اور جب اس کے بھائی واپس آئے تو عابد سے پوچھا عابد نے جواب میں کہا مجھے معلوم نہیں کہیں چلی گئی ہوگی شیطان نے انسانی صورت میں آکر بھائیوں کو بتادیا کہ اس عابد نے کیا کیا ہے اور قتل کر کے یہاں صحن میں دبا دیا ہے جب زمین کو کریدا تو بہن کی لاش برآمد ہوگئی پھر اس عابد کا دنیا میں جو کچھ ہونا تھا ہوا اس کے ساتھ وہ ساٹھ سالہ عبادت بھی برباد کر بیٹھا۔

(نظر بد سے بچو بچاؤ)

انتباہ: انسان خود اپنی نگاہ پر کنٹرول کر لے تو بہت سی برائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے بلکہ عارف رومی قدس سرہ نگاہ اور دیگر چند اشیاء کی حفاظت کو عرفان الٰہی کی کنجی بتاتے ہیں ۔ چشم بند و گوش لب بہ بند ☆ گر نہ بینی سرّ حق بر ما بخند

آنکھ، کان، زبان بند رکھ اسکے بعد اگر جلوۂ ذات نظر نہ آئے تو بیشک میرا مذاق اڑا۔

(2) سیدنا سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حج کے لئے نکلے اور جب وہ ابوا کے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا ساتھی نے کہا آپ یہاں تشریف رکھیں اور میں بازار سے کھانے پینے کے لئے کچھ لے آؤں اس کے جانے کے بعد جبکہ

حضرت سلیمان بن یسار جو کہ صاحب حسن و جمال تھے خیمے میں بیٹھے تھے کہ ایک بدو عورت نے جو کہ پہاڑ کی چوٹی پر رہائش پذیر تھی اس نے دیکھ لیا وہ فریفتہ ہوگئی (اگر وہ نظر بد سے بچ جاتی تو یہ معاملہ نہ ہوتا) اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وقل للمؤمنات یغضض من ابصارھن ،(قرآن مجید)

(اے محبوب آپ مسلمان عورتوں کو حکم دیں کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں)

وہ بدو عورت برقع پہن کر نیچے اتری اور سامنے کھڑی ہوکر بولی مجھے کچھ دو آپ نے سمجھا کہ یہ کچھ کھانے کی چیز مانگتی ہے آپ اٹھے تاکہ کوئی کھانے کی چیز تلاش کر کے اسے دوں اس عورت نے کہا لست ارید ھٰذا میں کھانے کو کچھ نہیں مانگتی میں اس چیز کی طالب ہوں جو کہ عورتوں کو مردوں سے ملتا ہے یہ سن کر آپ نے فرمایا تجھے تو شیطان نے تیار کر کے بھیجا ہے یہ کہہ کر حضرت نے اپنا سر گھٹنوں پر رکھ کر چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا اتنا زور سے روئے کہ وہ عورت ڈر گئی اور برقع اوڑھ کر چلتی بنی آپ روتے رہے حتی کہ ساتھی آ گیا اس نے دیکھا کہ حضرت کا رورو کر گلا بیٹھ چکا ہے آنکھیں سوجھی ہوئی ہیں ساتھی نے عرض کیا حضرت اس انداز سے رونے کا سبب کیا ہے آپ نے ٹالنا شروع کیا لیکن ساتھی کا اصرار برابر بڑھتا رہا پھر آپ نے صورت حال بیان کی تو ساتھی نے چیخیں مار کر رونا شروع کر دیا آپ نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے اس نے عرض کیا اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو شاید بدکاری سے نہ بچ سکتا پھر وہ دونوں چل پڑے جب خانہ کعبہ کا طواف کیا تو حضرت سلیمان بن یسار کو اُونگھ آ گئی دیکھا ایک بزرگ ہیں حسن و جمال کے پیکر عرض کی حضور آپ کا اسم شریف کیا ہے فرمایا میرا نام یوسف ہے عرض کیا یوسف صدیق (اللہ تعالیٰ کے نبی) آپ نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں تو عرض کیا حضور آپ کا واقعہ عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) کے ساتھ عجیب ہوا تو فرمایا تیرا معاملہ بدو عورت کے ساتھ عجیب تر ہے۔

(نزھۃ الناظرین صفحہ ۲۰۸)

تجویز (٤) : حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ۔ اس تجویز میں حضور سرورِ عالم ﷺ نے عورتوں کے ایک فتنۂ عظیم کے انسداد کا اعلیٰ نسخہ بتایا ہے۔ لیکن افسوس کہ مسلمان قوم کے اکثر افراد اسے پس پشت ڈال کر جس فتنہ میں مبتلا ہیں وہ سب کے سامنے ہے۔ جسکی تفصیل فقیر کی تصنیف ''کالج اور لڑکی'' اور رسالہ ''اشد البلاء فی کتابۃ النساء'' میں ہے۔

لیکن اس سے بڑھکر افسوس ان بعض مشائخ کرام کی اولاد اور بعض علماء کرام پر ہے جو ''چوں کفر از کعبہ برخیزد مسلمانی'' کے مصداق ہیں کہ اپنی پیاری بچیوں کو کالج اور اسکول میں دھکیلا۔ اور سخت تر افسوس ان دوستوں پر ہے جنہوں نے بجائے اس فتنہ کو روکنے کے علمی زور آزمائی فرما کر جواز کتابت النساء کا نہ صرف فتویٰ صادر فرمایا بلکہ رسائل و کتب تصنیف فرما کر اور ساتھ عذر یہ کہ یہ جواز کتابت کالج کی تعلیم کے لئے نہیں، ان بزرگوں کو شاید یہ خیال اتر گیا کہ معمولی سی لچک سے بہت بڑا فتنہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نوشیروان نے اپنے کارندوں سے فرمایا کہ مرغی کا انڈا چاہئے۔ کارندوں نے رعایا کے مرغی خانے ہی سے مرغیاں اڑا کر دم لیا اس موضوع پر بحث ''اشد البلاء فی کتابۃ النساء'' میں تفصیل کے ساتھ پڑھئے۔

تجویز (٥) : حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کو چرخہ کاتنا سکھاؤ، یہ تجویز دور حاضرہ میں ایک خواب و خیال کی طرح محسوس ہوتی ہے ورنہ چرخہ کاتنا ایک ایسا عمل ہے کہ سابقہ دور میں نیک بیبیاں اس سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہ سمجھتی تھیں یہانتک کہ شہنشاہِ کونین ﷺ کی محبوبہ بی بی اور تمام مؤمنین کی ماں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ پیارا مشغلہ تھا۔ دراصل یہ تجویز خواتین کو دنیوی ہوا و ہوس سے ہٹانے کا ایک بہترین علاج ہے صدی گذشتہ میں چرخہ کا کچھ نام و نشان باقی تھا اور چکی پیستا ہوا بھی دیکھا گیا لیکن دور حاضرہ میں یہ دونوں عمل نہ صرف ناپید ہیں بلکہ ان دونوں سے اکثر خواتین کو نفرت ہے حالانکہ چکی پیسنے سے عورت کی اور کوئی

بڑھکر ریاضت نہیں اور چرخہ کاتنے میں روحانیت کی جلاء اس سے کوئی شے زیادہ نہیں جب سے خواتین سے یہ دونوں امور الوداع فرما گئے ہیں اس وقت سے بیبیاں جس حالت زار میں زندگی بسر فرما رہی ہیں وہ سب کو معلوم ہے۔

تجویز (٦): عورتوں کو سورۃ نور سکھاؤ اس تجویز سے بھی یہی مراد ہے کہ انہیں علم دینی اسلامی سے آراستہ کرو سورۃ نور شریف میں بہت سے امور عورتوں سے متعلق ہیں اسی لئے اسکا خصوصیت سے ذکر کیا گیا۔

دور سابق میں جہاں بچوں کو دینی، اسلامی علوم سے آراستہ و پیراستہ کیا جاتا تھا ویسے ہی بچیوں کے لئے بھی سُستی نہیں کی جاتی یہی وجہ ہے کہ دورِ سابق میں خواتین ایسی محدثہ، مفتیہ، عالمہ، فاضلہ گذری ہیں جن پر علم کو ناز تھا۔ چند خواتین کے تذکرے فقیر نے رسالہ ''عورتوں پر شفقت رسول'' اور مفصل بیان فقیر کی تصنیف ''خواتین اسلام کے کارنامے'' میں ہے۔

الحمدللہ اب بھی محبان اسلام اپنی بچیوں کو اسلامی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کررہے ہیں لیکن دورِ حاضرہ کی مردم شماری کے لحاظ سے کالج کی تعلیم دلانے والوں کے مقابلہ میں ایسے ہیں جیسے آٹے میں نمک۔ پھر ان دونوں کے معاش و معاشرہ کے درمیان فرق بھی ظاہر ہے کہ جن حضرات کی بچیاں علوم دینیہ سے آراستہ و پیراستہ ہیں انکا حال بھی سب کو معلوم ہے کہ وہ دُنیوی زندگی میں شوہر کے لئے جنان الجنۃ ہیں اور دوسروں کا حال بھی سب پر عیاں ہے۔

سابقہ دور میں بچیوں کی تربیت میں دلچسپی تھی تو رابعہ رضی اللہ عنہا جیسی خواتین کی کمی نہ تھی کہ لوگ کعبہ کے طواف کے لئے ترستے ہیں لیکن کعبہ رابعہ جیسی خواتین کے طواف میں ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''القول الجلی فی ان الکعبۃ تذھب الی زیارۃ الولی'' (مطبوعہ) ''طوافِ کعبہ گرد اولیاء'' اور آج کی بچّی کو آوارہ چھوڑا جاتا ہے تو پھر کارو کاری جیسے مذموم معاشرہ سے پالا نہ پڑیگا تو اور کیا

ہوگا۔

نوٹ: یہ تجاویز بچیوں کے لئے ہیں تو بچے بھی معصوم نہیں انہیں بھی آغاز شعور سے دینی شعور دلایا جائے۔ اکابر اولیاء کرام کے حالات ہمارے سامنے ہیں کہ حضور غوث الاعظم جیلانی اور حضور بابا فرید الدین گنج شکر اور حضور قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو ولایت کا مرتبہ ملیا نصیب ہوا تو ماؤں کی شفقتوں سے آج بھی غزالی و رازی اور غوث و قطب پیدا ہو سکتے ہیں اگر ہم اپنی اولاد کے لئے رُوحانی تعلیمات کا ماحول پیدا کریں۔

تجاویز مذکورہ کا نتیجہ:

فقیر کی بیان کردہ تجاویز کرنے میں دارین کی فلاح ہے ورنہ "کارو کاری" کا مرض نہ صرف مہلک ثابت ہوگا بلکہ معاشرہ کے لئے وبائی صورت اختیار کر کے تباہی و بربادی پھیلائیگا کیونکہ بچی، بچے جب آوارہ واوباش بن جائینگے کسی قسم کی ان پر نگرانی نہ ہوگی تو جوانی کا بھوت انہیں جنون کی حد سے آگے بڑھا دیگا اور اس قسم کے واقعات درج کرنے کی ضرورت نہیں لیکن بعض کا ذکر کرنا بھی خالی از فائدہ نہیں۔

کارو کاری کی حکایات

مندرج واقعات صدیوں پہلے کے ہیں جبکہ اولاد کی تربیت اسلامی اصول کے مطابق ہوتی تھی اور آوارگی واوباشی سے کوسوں دور رکھا جاتا لیکن آج اسلامی تربیت سے نہ صرف محرومی بلکہ اکثر ذہنوں میں نفرت و کراہت ہے اور آوارگی واوباشی کا حال سب کے سامنے ہے "کالج اور لڑکی" میں فقیر نے چند واقعات عرض کر دیئے ہیں یہاں کارو کاری کے موضوع کے مناسب واقعات ملاحظہ ہوں۔

(1) وضاح الیمن اور ام البنین دونوں بچپن میں اکٹھے رہتے تھے۔ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ جب یہ لڑکی بالغ ہوئی تو اس کو پردہ کرادیا گیا۔ اس وجہ

سے دونوں انتہائی بے چین ہو گئے۔ جب ولید بن عبدالملک نے حج کیا تو اس کو ام البنین کے حسن کی رعنائیوں کی خبر پہنچی ولید نے اس سے شادی کرلی اور اپنے ساتھ ملک شام لے گیا اور وضاح کی عقل ماری گئی یہ اس کے صدمہ سے روز بروز گھلتا رہا جب مصیبت انتہا کو پہنچی تو اس نے ملک شام کا سفر کیا اور ولید بن عبدالملک کے محل کے اردگرد روزانہ چکر کاٹنے لگا اس کو کوئی حیلہ نہیں ملتا تھا اس نے ایک دن پیلے رنگ کی ایک لونڈی کو دیکھا تو اس سے پوچھا تم ام البنین کو جانتی ہو؟ اس نے کہا کہ تم میری مالکہ کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ تو اس جوان نے کہاہاں وہ میری چچازاد ہے وہ میرے یہاں پہنچنے پر بہت خوش ہوگی۔ اگر تم اس کو اطلاع کردو۔ اس لونڈی نے کہا کہ میں اس کو ضرور اطلاع کروں گی چنانچہ وہ لونڈی چلی گئی اور ام البنین کو اطلاع کردی۔ ام البنین نے کہا اس کو کہو کہ تم اپنی جگہ رہو یہاں تک کہ تمہارے پاس میرا پیغام نہ آجائے۔ میں تمہارے لئے کوئی تدبیر کرتی ہوں تو اس نے حیلہ کر کے اس کو اپنے پاس بلوالیا اور صندوق میں بند کردیا جب خطرہ ٹل گیا تو اس کو نکالا اور اپنے پاس بٹھایا اور جب محافظ کی جاسوسی کا دھڑکا لگا اس کو صندوق میں بند کردیا۔ ایک مرتبہ ولید بن عبدالملک بادشاہ کو ایک قیمتی تحفہ پیش کیا گیا تو اس نے اپنے نوکر سے کہا یہ تحفہ لو اور ام البنین کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو یہ امیر المؤمنین کو تحفہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ اس کو لے کر چلا اور بغیر اجازت داخل ہوا اور وضاح کو ام العبین کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا تو ایک طرف ہوگیا مگر ام البنین کو معلوم نہ ہوسکا اور وضاح صندوق میں جاکر چھپ گیا اور خادم نے ام البنین کو پیغام پہنچایا اور کہا آپ تحفہ مجھے عطا کردیں تو ام البنین نے کہا کہ تمہیں کیوں دوں تم اس کا کیا کرو گے؟ تو وہ غلام خادم جب باہر گیا تو ام البنین پرسخت غصہ میں تھا اور ولید کے پاس آکر سارا واقعہ سنادیا اور جس صندوق میں وضاح کو چھپا ہوا دیکھا تھا اس کی نشانی بھی بتادی تو ولید نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو میں تم پر اعتماد نہیں کرتا پھر ولید جلدی سے اُٹھا اور ام البنین کے پاس پہنچا جب وہ گھر پر ہی تھی اور اس گھر میں بہت سے صندوق رکھے ہوئے تھے تو یہ آکر اسی

صندوق پر بیٹھ گیا جس کے متعلق خادم نے بتایا تھا اور کہا کہ ام البنین یہ صندوق مجھے تحفے میں دے دو۔ تو اس نے کہا اے امیر المؤمنین یہ بھی اور میں بھی آپ کے ہیں تو ولید نے کہا نہیں بس مجھے تو یہی صندوق چاہئے جو میرے نیچے ہے اس نے کہا اے امیر المؤمنین اس میں عورتوں والی کچھ مخصوص چیزیں ہیں ولید نے کہا مجھے اور کچھ نہیں چاہئے تو ام البنین نے کہا یہ آپ کا ہے تو ولید نے حکم کیا اور اس صندوق کو اٹھایا گیا اور دو غلاموں کو بلا کر ایک کنواں کھدوایا جب کنواں پانی تک کھد گیا تو اپنا منہ صندوق پر رکھ کر کہا اے صندوق ہمیں تمہارے متعلق کوئی خبر پہنچی ہے اگر سچ ہے تو ہم تمہاری خبر کو دفن کرتے ہیں اور تیرے بعد کے لوگوں کو سبق سکھاتے ہیں اور اگر خبر جھوٹی ہے تو لکڑی کے کسی صندوق کو دفن کرنے کا ہمیں کوئی گناہ نہیں ہے پھر اس نے اس کا حکم کیا اور اس کو گڑھے میں پھینک دیا گیا اور اس خادم کے بارہ میں حکم کیا اور اس کو بھی اس کے اوپر پھینک دیا گیا اور پھر ان دونوں کے اوپر مٹی ڈلوادی گئی اور ام البنین اپنے محل میں روتی ہوئی پائی گئی یہاں تک کہ وہ بھی ایک دن منہ کے بل گر کر مری ہوئی پائی گئی۔

انتباہ : ایک شریف آدمی کے لئے یہ کہانی عبرت کے لئے کافی ہے کہ بچپن میں لڑکی لڑکا کیا کچھ نہیں کرتے اگر ان کی آپس میں جڑ جائے تو پھر لڑکی کو شاہی فضا بھی راس نہیں آتی۔ اس لڑکی کو غلط عشق نے کیسے ذلیل کیا اور لڑکے کی ذلت کی موت تو خدا تعالیٰ دشمن کو بھی نہ دے۔ آج کل کارو کاری کی خرابیاں مذکورہ کہانی سے کم نہیں۔

(2) عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے ''سراالعجم'' میں پڑھا ہے کہ جب اردشیر کی حکومت مضبوط ہوگئی اور چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے ماتحت رہنے کا اقرار کیا تو اس نے ملک سریانیہ کا محاصرہ کیا، اس ملک سریانیہ نے حضر نامی شہر میں پناہ لے رکھی تھی۔ اردشیر کو باوجود محاصرہ کرنے کے فتح حاصل نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اس بادشاہ کی بیٹی قلعہ کے اوپر چڑھی اور اردشیر کو دیکھ کر اس کے عشق میں مبتلا ہوگئی، پھر وہاں سے اتر کر ایک تیر اٹھایا اور اس پر لکھا۔

''اگر تم میری یہ شرط تسلیم کرو کہ مجھ سے شادی کرو گے تو میں تمہیں وہ راستہ بتاتی ہوں جس کے ذریعے سے تم شہر کو معمولی حیلہ اور تھوڑی سی تکلیف کے ساتھ فتح کر سکتے ہو''۔

پھر اس تیر کو اردشیر کی طرف پھینکا جس کو اردشیر نے پڑھا اور ایک تیر اٹھا کر اس پر لکھا ''جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے میں اس کو پورا کر دوں گا''۔

پھر اس کو شہزادی کی طرف پھینکا تو شہزادی نے اردشیر کو وہ خفیہ راستہ بتلا دیا اور اردشیر نے اس شہر کو فتح کر لیا اور اس طرح سے شہر میں داخل ہوا کہ شہر والے بے خبر تھے، اس طرح سے اس نے بادشاہ کو قتل کیا اور بہت سے لوگوں کو مار دیا اور شہزادی کے ساتھ شادی کر لی۔

شادی کے بعد وہ ایک رات پلنگ پر سو رہی تھی لیکن اس کو بستر کے آرام دہ نہ ہونے کی وجہ سے نیند نہیں آئی اردشیر نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا میرا بستر آرام دہ نہیں ہے تو انہوں نے بستر کے نیچے دیکھا تو درخت مورو کے گچھے کی ایک لٹ نظر آئی جس نے شہزادی کی جلد پر نشان کر دیا تھا۔ بادشاہ کو شہزادی کے جسم کی جلد کی ملائمت سے بڑی حیرت ہوئی اور اس سے پوچھا تمہارا باپ تمہیں کیا غذا کھلاتا تھا؟ کہا کہ اس کے پاس میری اکثر غذا شہد، ہڈیوں کا گودا اور مغز اور مکھن ہوتی تھی۔ تو اردشیر نے اس کو کہا کہ تیرے باپ سے زیادہ تیرے ساتھ کسی نے اتنا اچھا سلوک نہیں کیا، مگر تو نے اپنی طرف سے اس کے احسان کا بدلہ اس کی بیٹی ہونے اور اس کے حق عظیم ہونے کے باوجود اتنا گھناؤنا ادا کیا ہے تو میں ایسی عورت سے اپنے کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے سر کے بالوں کو تیز رفتار گھوڑے کی دم کے ساتھ باندھ دو پھر اس کو دوڑاؤ چنانچہ اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گری اور مر گئی۔

انتباہ: یہ ہے دور سابق کی کاروکاری کہ ظالم لڑکی نے اپنے مُحسن اور محبت کرنے

والے والد کو بھی دھوکہ دیا اور آخر میں اس کا انجام کیا ہوا۔ اسی طرح اکثر اخبارات میں اسی قسم کے واقعات پڑھنے میں آتے ہیں کہ فلاں شخص کو قتل کر دیا۔ حالانکہ کسی مسلمان کی ناحق جان لینا کس قدر ظلم اور بڑا گناہ ہے۔ اسکی تفصیل آئیگی۔

(3) امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ بغداد میں صالح نامی موذن تھا اس نے چالیس سال اذان کہی اور نیک نامی میں بہت مشہور تھا۔ یہ ایک دن اذان دینے کے لئے منارہ پر چڑھا اور مسجد کے پہلو میں ایک عیسائی کے گھر میں اس کی بیٹی کو دیکھا اور اس کے عشق میں مبتلا ہو کر اس کے دروازے پر دستک دی۔ لڑکی نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا میں صالح موذن ہوں تو اس نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا اس موذن نے اس کو فوراً اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ لڑکی نے کہا تم مسلمان تو بڑی دیانت امانت والے ہو پھر یہ خیانت کیسی؟ موذن نے جواب دیا اگر میری بات مانتی ہو تو ٹھیک ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ لڑکی نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ہاں اگر تم اپنا دین چھوڑ دو تو۔ موذن نے کہا میں اسلام سے بیزار ہوں اور اس سے بھی جو محمد ﷺ لے کر مبعوث ہوئے ہیں۔ پھر وہ اس کے قریب ہوا تو لڑکی نے کہا تم نے تو یہ اس لئے کہا کہ اپنا مقصد پورا کر لو پھر اپنے دین کی طرف لوٹ جاؤ اب میری شرط ہے کہ تم خنزیر کا گوشت کھاؤ تو اس نے اس کو کھایا پھر لڑکی نے کہا اب شراب بھی پیو تو اس نے شراب بھی پی لی جب اس پر شراب نے اثر کیا تو لڑکی کے قریب ہو گیا تو لڑکی نے کمرے میں داخل ہو کر اندر سے کنڈی لگالی۔ اس نے کہا تم چھت پر چڑھ جاؤ حتیٰ کہ میرے والد آجائیں اور میرا تیرا نکاح کر دیں تو وہ چھت پر چڑھ گیا اور پھر اس سے گر کر مر گیا پھر وہ لڑکی کمرے سے باہر نکلی اور اس کو کپڑے میں لپیٹا یہاں تک کہ اس کا باپ بھی آ گیا اس نے اس کو سارا قصہ سنایا تو اس نے اس کو رات کے وقت گھر سے نکال کر ایک گلی میں پھینک دیا اور اس کا قصہ مشہور ہو گیا اور اس کو گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا گیا۔

انتباہ: اس نوجوان موذن نے ایک لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو کر دین اسلام کو چھوڑ کر اپنی دنیا اور آخرت برباد کر ڈالی نہ صرف یہ کہ اپنا ایمان ضائع کیا بلکہ اس کے عشق

نے اسے خنزیر کھلا دیا اور شراب تک پلا دی اور اس کے بعد نہ صرف یہ ہے کہ اسے نہ لڑکی ملی جس کی خاطر اس نوجوان مؤذن نے دین اسلام کو چھوڑا بلکہ اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔ اس لئے کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ جو لوگ دین اسلام کو چھوڑ دیتے ہیں حضور اکرم ﷺ کی سنتوں سے منہ موڑ لیتے ہیں نہ صرف وہ لوگ دنیا میں رسوا ہوتے ہیں بلکہ ان کی آخرت بھی تباہ ہو جاتی ہے اور جہنم کا دردناک عذاب ان کو اٹھانا پڑیگا۔

(4) ابوالحسن بن علی بن عبید اللہ زاغونی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک عیسائی عورت کے دروازے سے گذرا تو اس کو دیکھ کر اسی وقت اس کے عشق میں مبتلا ہو گیا۔ اور اس کا عشق اتنا بڑھا کہ عقل پر غالب آ گیا تو اس کو مارستان لے گئے اس کا ایک دوست تھا جو اس کے پاس آتا جاتا تھا اور ان دونوں کے درمیان خط و کتابت کیا کرتا تھا پھر عاشق کی حالت اس سے بھی گر گئی تو اس کی ماں نے اس کے دوست سے کہا کہ میں اس کے پاس آ کر اس سے باتیں کرتی ہوں مگر یہ مجھ سے بات نہیں کرتا تو اس نے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو وہ اس کے ساتھ آئی اور اس دوست نے عاشق سے کہا کہ تیری ماں ہے اس کا پیغام یہ سنائے گی تو اس کی ماں اس سے جھوٹ موٹ کی باتیں کرتی رہی جب اس کا معاملہ تیز ہوا اور موت کا وقت قریب ہو گیا تو اس نے اپنے دوست سے کہا کہ اجل پہنچ گیا اور وقت آ گیا ہے میں اپنی دوست سے دنیا میں تو نہیں مل سکا اب میرا ارادہ ہے کہ اس کو آخرت میں ملوں گا تو اس کے دوست نے پوچھا وہ کیسے؟ کہا میں محمد ﷺ کے دین سے پھر کر عیسیٰ ابن مریم اور صلیب اعظم کا قائل ہوتا ہوں کیونکہ میری دوست بھی اسی مذہب کی ہے۔ اور یہ کہہ کر مر گیا۔

تو اس کا دوست اس عورت کے پاس گیا تو اس کو بھی بیمار پایا۔ اس سے بات چیت شروع کی تو عورت نے کہا کہ میں اپنے دوست کو دنیا میں تو نہیں مل سکی لیکن اب اس کو مسلمان ہو کر آخرت میں ملوں گی۔ کیونکہ وہ مسلمان ہے اور میں گواہی دیتی ہوں

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اور میں عیسائی مذہب سے بیزار ہوئی تو اس کا باپ کھڑا ہوا اور اس آدمی سے کہا تم اس کو لے جاؤ کیونکہ یہ اب مسلمان ہوگئی ہے۔ وہ شخص جانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا لیکن عورت نے کہا کہ تم کچھ دیر ٹھہرو۔ وہ ٹھہر گیا اور وہ اسی وقت مرگئی۔

انتباہ: غلط عشق کے پیچھے مسلمان کافر ہوگیا اور عیسائی عورت مسلمان ہوگئی۔ اور اس عورت کی خوش بختی ہے مگر اس مرد کا خام خیال تھا کہ میں عیسائی بن کر عیسائی عورت سے قیامت کے دن ملاقات کروں گا حالانکہ اگر یہ دونوں عیسائی ہوتے تو یہ دونوں دوزخ میں جلتے اور دوزخ راحت کی جگہ نہیں۔ اتنا سخت عذاب کا مقام ہے جو انسان کے وہم وگمان اور شعور سے بھی بالاتر ہے۔

(5) حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ خلافت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں ولیدہ نامی ایک عورت رہتی تھی اس کا ایک عاشق تھا جس سے اس نے کہا میں تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تم فلاں شخص کو قتل نہ کردو۔ اس نے اس کو قتل کیا اور اس عورت نے قتل میں اس کی مدد کی لیکن یہ مرد اور عورت دونوں پکڑے گئے تو مرد کو اسی وقت قتل کردیا گیا اور عورت کو تین مہینے کی مہلت دے دی گئی جب معلوم ہوگیا کہ اس کو حمل نہیں ہے تو اس کو بھی قتل کردیا گیا۔

(6) رقاش نامی ایک عورت قبیلہ ایاد بن نزار سے تعلق رکھتی تھی اس سے اس کا باپ شدید محبت کرتا تھا اس سے شادی کرنے کے لئے اس کی قوم کے ایک آدمی نے پیغام دیا جس کو اس لڑکی نے پسند کیا لیکن لڑکی کے والد نے اس سے شادی کرنے سے انکار کردیا تو لڑکی نے باپ کو زہر دے دیا جب باپ نے موت کو محسوس کیا تو کہا اے رقاش تم نے ایک غیر کے لئے میرا خون کردیا تمہیں اس کا انجام عنقریب چکھنا ہوگا، جب اس کا باپ مرچکا تو اس نے اسی شخص سے شادی کرلی لیکن اس کے خاوند نے اس کی پٹائی کرنے میں دیر نہ کی تو اس سے کسی نے کہا اے رقاش کیا تمہیں تمہارے خاوند

نے پیٹا ہے؟ تو اس نے کہا جس کے مددگار کم ہوں وہ رسوا ہی ہوتا ہے پھر اس کے خاوند نے دوسری شادی کرنے میں بھی دیر نہ لگائی تو اس کو کہا گیا کہ اے رقاش تیرے خاوند نے تم پر ایک اور شادی کر لی اگر تم چاہو تو اس سے طلاق لے لو؟ تو رقاش نے کہا میں شر کے ساتھ ایک اور شر کو نہیں ڈھونڈنا چاہتی ایک شریف عورت کے لئے طلاق جیسی کالک بہت ہوتی ہے۔

انتباہ: ایسی عورت جو خواہش نفس کو پورا کرنے کے لئے باپ کو مار دے وہ شریف کہاں ہو سکتی ہے ایسی عورت تو ہمیشہ دوزخ میں جلے گی آج کے زمانہ میں بھی بہت سی عورتیں اور مرد ایسے ہیں جو شادی کے لئے ماں باپ اور دوسرے رشتہ دار وغیرہ کو قتل کر دیتے ہیں ایسے لوگ دوزخ کی آگ سے عبرت پکڑیں مزید یہ کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں ذلیل و رسوا کرتا اور کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(انجام برباد) اس ظالم بیٹی نے ایک شخص کے عشق میں مبتلا ہو کر اپنے باپ کو قتل کر دیا اور جس سے اس نے عشق کیا اس نے بھی اسے دھتکار دیا اور اس نے دوسری شادی کر لی۔ ایسے لوگوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنی خواہشات کے لئے دوسروں کی زندگیوں سے کھیلتے ہیں وہ کبھی بھی سکھ کا سانس نہیں لے سکتے۔ اس سے وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو کرائے کے قاتل ہیں وہ چند ٹکوں کی خاطر لوگوں کی جانیں لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا انجام بڑا دردناک ہوتا ہے۔ یہ تو دنیا کی سزا ہے۔ آخرت میں ان لوگوں کا کتنا بھیانک انجام ہو گا۔

چند روزہ زندگی:

جو حضرات اپنی لڑکیوں، لڑکوں کے لئے کچھ نہیں سوچتے تو بچوں، بچیوں کو تو اپنا انجام برباد نہیں کرنا چاہئے زندگی چند روزہ ہے۔ یہاں کی غلط کاریاں قبر و حشر اور آخرت کے لئے شدید ترین عذاب کا منہ دکھائینگی۔ پھر کیوں نہ آج غلطیوں سے دور رہ کر نیکیوں سے خود کو سنواریں تا کہ مرنے کے بعد قبر "روضة من رياض الجنة"

جنت کی کیاری بن جائے اور آخرت میں سیدہ فاطمہ وسیدہ صدیقہ وسیدہ آمنہ وسیدہ خدیجہ ودیگر اولیاء کاملہ (رضی اللہ عنہن) بیبیوں کے ساتھ رہنا سہنا نصیب ہو۔

نکاح کے فائدے

مرد کا عورت کو چاہنا اور عورت کا مرد کی طرف میلان ایک امر مجبوری ہے کہ اسکے سوا دونوں کو چارۂ کار نہیں یہ چاہت دونوں میں جبلی ہے سیدنا آدم علیہ السلام کو جب جنت میں داخل کیا گیا تو آپ نے رفیقۂ حیات کی خواہش ظاہر کی حق تعالیٰ نے ان پر نیند مسلط کردی اسی دوران بی بی حوا کو انکی بائیں پسلی سے پیدا فرمادیا جب آپ نے حوا کو دیکھا تو اپنے دونوں ہاتھ انکی طرف بڑھائے فرشتوں نے کہا ٹھہریئے اس سے نکاح ضروری ہے، نکاح کے ساتھ اسکا مہر ادا کرو فرمایا مہر کیا ہے کہا گیا نبی محمد ﷺ پر تین بار درود شریف (مدارج النبوہ جلد ۲ صفحہ ۵)

اسی لئے چاہئے کہ مرد اور عورت اپنی فطری اور جبلی خواہشات کو نہ اس قدر مٹادیں کہ رہبانیت اور تبتل تک پہنچ جائیں اور نہ اس قدر آزاد چھوڑ دیں کہ شرافت کی تمام حدود کو پھلانگتے جائیں۔ بلکہ احکام الٰہی کے مطابق جائز راستوں پر چل کر مرد و عورت دونوں رشتہ نکاح میں منسلک ہوں اور میاں بیوی بن جانے کے بعد ایک دوسرے کے حقوق کی پوری رعایت کریں اور صالح خاندان، پرامن معاشرہ اور خدا ترس سوسائٹی کی تشکیل میں معمارانہ ذمہ داری ادا کریں حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد میں زوجین کی ایک دوسرے پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن سے عہدہ برآ ہونے والا اللہ کا مقرب بندہ کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ ورنہ زنا کاری یعنی کاروکاری کے ذریعہ اس جبلی عادت کو پوری کرنے میں دنیا کی ذلت و خواری نصیب ہوگی اور آخرت میں مرتے ہی سیدھا جہنم جانا ہوگا۔ جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے شب معراج زانی مردوں اور عورتوں کا مشاہدہ فرمایا۔

(دیکھئے معراج مصطفیٰ)

یادر ہے کہ خداوند عالم نے مردو عورت کی جنسی خواہشات کی تکمیل کا محض ایک راستہ متعین فرمایا ہے فطری لحاظ سے نکاح سب سے مضبوط ذریعہ محبت ہے چنانچہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ "لم تر للمتحابین مثل النکاح" (ابن ماجہ) محبت کرنے والوں میں ہم نے نکاح سے بڑھکر کوئی شے نہیں دیکھی۔ اور جب انسانی قوی جسمانی ساخت اور گرد و نواح کو غائر نظر سے دیکھا جاتا ہے تو دنیاوی فوائد، بیماریوں سے حفاظت، مفاسد کی بندش، حصول طمانیت اور مدارج روحانی کی تکمیل ان تمام کا نکاح کے ساتھ بہت گہرا ربط نظر آتا ہے۔

نکاح نسل انسانی کی ترقی اور افزائش کا ذریعہ ہے نکاح عزت و عفت کی چادر ہے نکاح معاشرتی نظام کا ستون ہے نکاح پاکبازوں کا وطیرہ ہے نکاح سے نصف ایمان محفوظ رہتا ہے۔ نکاح ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام نے فرمایا: نکاح تمام انبیاء ورسل کا طریقہ ہے۔ نکاح خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ بلکہ اکثر اولیاء کرام نے انبیاء علیہم السلام کی طرح نکاح کو ترجیح دی اور شفیق امت سراپا رحمت ہی رحمت ﷺ نے نکاح کے بیشمار فضائل وفوائد بتائے اور نکاح کرنے کی تاکیدِ شدید فرمائی اور نہ کرنے والے کو شدید وعید سنائی۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

احادیثِ مبارکہ:

(۱) نبی پاک ﷺ نے فرمایا نوجوانو! تم میں جو نکاح کی ذمہ داریاں اٹھانے کی سکت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ نگاہ کو نیچا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو نکاح کی ذمہ داریاں اٹھانے کی وسعت نہیں رکھتا اسے روزہ رکھنا چاہیئے (تاکہ شہوت کا زور ٹوٹ جائے) (بخاری)

(۲) نبی پاک شہ لولاک ﷺ نے فرمایا کہ میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ میری راہ پر نہیں۔

(۳) حضور ﷺ نے فرمایا عورت سے چار چیزوں کی بنیاد پر شادی کی جاتی ہے۔

اس کے مال پر، خاندانی شرافت پر، خوبصورتی پر اور دین داری پر، تو تم دین دار عورت کو حاصل کرو، خدا تمہیں بامراد کرے۔ (صحیحین)

(۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا پوری دنیا متاع زندگی ہے اور بہترین متاع دنیا نیک عورت ہے (مسلم)

(۵) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کثرتِ اولاد کی صلاحیت والی عورت سے شادی کرو اور نسل کو ترقی دو کیونکہ روز قیامت میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری وجہ سے فخر کروں گا۔ (احیاء العلوم: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

(۶) حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا خوب محبت کرنے والی اور کثرتِ اولاد کی صلاحیت والی عورت سے شادی کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت سے اور امتوں پر فخر کروں گا (مشکوٰۃ کتاب النکاح)

(۷) حضور سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں سے ان کے حسن و جمال کی وجہ سے شادی نہ کرو۔ ہو سکتا ہے ان کا حسن و جمال ان کو تباہ کردے اور نہ ان کی مالداری کی وجہ سے شادی کرو ہو سکتا ہے ان کا مال انہیں سرکشی میں مبتلا کر دے بلکہ شادی دین کی بنیاد پر کرو۔

(ولا مة سوداء ذات دين افضل) (سیاہ رنگ کی دین دار باندی گوری خاندانی یا مال دار عورت سے جو دیندار نہ ہو افضل ہے) (منتقیٰ)

(۸) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس ایسا شخص شادی کا پیغام لائے جس کے دین و اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے شادی کردو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑی خرابی پیدا ہوگی۔

(فائدہ) آج کل کارو کاری کی تباہی و بربادی اسی غیبی خبر کا ظہور ہے۔ جس کی آپ ﷺ نے صدیوں پہلے خبر دی وہ فتنہ آج ہمارے سامنے ہے۔

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کو رسول اللہ ﷺ نے نماز کا تشہد

سکھایا اور تشہد فی الحاجتہ یعنی نکاح کا تشہد بھی، تشہد نکاح جس کا خلاصہ یہ ہے۔

''حمد اور تعریف صرف اللہ کے لئے ہے۔ ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت کے طلبگار ہیں اور اپنے کاموں کی برائیوں کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اللہ کی پناہ اور حفاظت میں دیتے ہیں جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ تین آیتیں پڑھتے (جو ہر خطبہ نکاح میں پڑھی جاتی ہیں)

(خلاصۂ آیات)

رشتہ نکاح قائم کرتے وقت رسول اکرم ﷺ قرآن مجید کی جو آیات مبارکہ تلاوت فرماتے اور جو خطبہ دیتے وہ اس بات کو واضح کرنے کے لئے کافی ہیں کہ مرد و عورت کا یہ بندھن خالص منشائے ربانی کے مطابق ہے اور مسلمان جوڑے اسے محض ذریعہ عیش و نشاط کے طور پر برپا نہیں کرتے بلکہ نکاح ایک اہم معاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے جس کی بنیاد پر خدائی حفاظت میں سفر زندگی کے ایک ذمہ دارانہ دور کا آغاز ہوتا ہے۔ مسلمان مرد اور مسلمان عورت میدان عمل میں اترنے سے پہلے ہی اپنی خلقی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہیں اور شادی کے بعد حقوق اللہ اور ایک دوسرے کی ذمہ داریوں اور ادائے حقوق کا خود بھی عہد کرتے ہیں اور اس بارے میں خداوند عالم سے بھی مدد مانگتے ہیں۔

ازدواجی زندگی کے فوائد:

میاں بیوی کی باہمی الفت خدا کی نشانیوں میں سے ہے۔ ان کی ایک دوسرے سے محبت و یگانگت ہی گھریلو امن و راحت کی بنیاد اور اساس ہے۔ ازدواجی تعلق میں رب تعالیٰ نے بے شمار حکمت و مصلحت رکھی ہیں جو محتاج بیان نہیں، قلبی

سکون واطمینان، معاشرتی خوشگواری اور اولاد کی سنجیدہ ماحول میں بہتر سے بہتر داشت و پرداخت کے لئے زوجین کا ہر لحاظ سے مستعد اور حق شناس ہونا کتنا ضروری ہے یہ بتانے کی بات نہیں۔ ایک خوشگوار اور پاکیزہ خاندان، معاشرہ کے کن کن پہلوؤں پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ حسنات و برکات کے کتنے دروازے کھلتے ہیں اس کا اندازہ اسلامی اصول معاشرت کی پابند سوسائٹی میں رہ کر ہی ہو سکتا ہے۔ اس کے برخلاف محض جسمانی لذت اندوزی اور تسکین جنسی کی بنیاد پر قائم کردہ مرد اور عورت کے تعلقات جسے قرآن نے مسافحین اور مسافحات (النساء: ۲۴، ۲۵) سے تعبیر کیا ہے 'نسلِ انسانی کو قعر مذلت' اور اخروی ذلت و ندامت اور خسران و عذاب کی راہ پر لگانے کے سوا کچھ نہیں۔

نوٹ: نکاح کے مزید فضائل وفوائد فقیر کے رسالہ ''فضائل نکاح'' میں ملاحظہ ہوں

(زوجین کے مُعاشرہ کی ھدایت ِربانی)

اسلام اپنے پیروؤں کو خانگی امور میں خدائی ہدایات کی روشنی عطا کرتا ہے۔ مردوں کو ذمہ داریاں اور حسنِ اخلاق سکھاتا ہے اور عورتوں کو ان کی مسئولیات اور تہذیب سے نوازتا ہے مردوں کو معاشرتی احکام دیتے ہوئے رب تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وعاشروهن بالمعروف فان كرهتموهن فعسىٰ ان تكرهون شيئا ويجعل الله فيه خيرا كثيرا (پ۴ النساء)

ترجمہ: ''اور زندگی بسر کرو اپنی بیویوں کے ساتھ عمدگی سے پھر اگر تم ناپسند کرو انہیں تو صبر کرو، شاید تم ناپسند کرو کسی چیز کو اور دی ہو اللہ تعالیٰ نے اس میں (تمہارے لئے) خیر کثیر''۔

ہدایاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا! بیوی کا اس کے

شوہر پر کیا حق ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا! اس کا حق یہ ہے کہ جب تم کھاؤ تو اسے کھلاؤ اور جب تو پہنو تو اسے بھی پہناؤ اور اس کے چہرے پر نہ مارو اس کو بددعا نہ دو۔ اگر اس سے ترکِ تعلق کرو تو صرف گھر میں کرو۔ (ابوداؤد)

(۲) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مومن شوہر اپنی مومنہ بیوی سے نفرت نہ کرے اگر اسے اس کی ایک عادت اچھی نہ لگتی ہو تو دوسری اور عادتیں پسند آئیں گی۔ (مسلم)

(۳) حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! سنو! عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنا۔ اسلئے کہ وہ تمہارے پاس بمنزلہ قیدی ہیں۔ ان کے ساتھ صرف اس صورت میں روا ہے جب ان کی طرف سے کھلی نافرمانی ظاہر ہو۔ اگر وہ ایسا کریں، تو ان کے ساتھ ان کی خواب گاہوں میں قطع تعلق کرلو اور ان کو اتنا ہی مار سکتے ہو جو سخت وشدید زخم کرنے والی (مار) نہ ہو۔ پھر اگر وہ تمہارا کہنا مانیں تو ان کو ستانے کے لئے راستہ نہ ڈھونڈو۔ سنو! کچھ حقوق تمہاری بیویوں کے تم پر ہیں اور کچھ تمہارے حقوق ان پر ہیں تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارا فرش ایسے لوگوں سے نہ روندوائیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے گھروں میں ایسے لوگوں کو آنے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو سنو! ان کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھانا اور کپڑا دو۔

(خطبہ حجۃ الوداع، ترمذی)

(۴) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گھر والوں پر آخرت میں اجر پانے کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لئے صدقہ بنتا ہے (صحیحین)

(۵) نبی پاک شہ لولاک ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں اس آدمی کا ایمان زیادہ کامل ہے۔ جس کا اخلاق برتاؤ اچھا ہو اور اپنی بیوی کے ساتھ جس کا رویہ لطف ومحبت کا ہو (ترمذی)

(۶) نبی اکرم، شفیع معظم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں اچھے زیادہ حامل خیر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ اچھے ہیں (ترمذی)

(۷) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی

وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ وہ پسلی سے پیدا کی گئیں۔ پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے لگے تو توڑ ڈالے گا اور اگر ایسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی ہی رہ جائے گی (صحیحین)

(۸) نبی پاک شہ لولاک ﷺ نے فرمایا کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہوسکتی۔ اگر تو اس سے حسن معاشرت چاہتا ہے تو اسی حال میں گزربسر کر اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔

(۹) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں ایک سفر میں حضور ﷺ کے ہمراہ تھی تو پیدل دوڑ میں ہمارا مقابلہ ہوا تو میں جیت گئی اور آگے نکل گئی اس کے بعد جب میرا جسم کچھ وزنی ہوگیا تو (اس زمانے میں بھی ایک بار) ہمارا دوڑ میں مقابلہ ہوا اس بار حضور ﷺ جیت گئے اور آگے نکل گئے اس وقت آپ نے فرمایا! یہ تمہاری اس جیت کا جواب ہوگیا (سنن ابی داؤد)

(۱۰) مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ ہم چند نوجوان خدمت رسالت مآب ﷺ میں حصول دین کی غرض سے بیس روز رہے۔ جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہم گھر جانا چاہتے ہیں تو فرمایا اپنے اہل وعیال کی طرف جاؤ ان میں رہو ان کو دین کی باتیں سکھاؤ اور ان پر عمل کا حکم دو۔ (بخاری شریف)

انتباہ: جو لوگ نکاح ہوجانے کے بعد مذکورہ بالا ہدایات نبوی ﷺ کے مطابق ازدواجی زندگی بسر کرتے ہیں تو جیتے جی جنت میں ہوتے ہیں ورنہ عورت اپنی فطرت پر کاروکاری کا شکار ہوگی اسی لئے نیک بیوی سے نکاح کے ساتھ رعایت حقوق ضروری ہے اسی لئے نیک بیوی دنیا کی عظیم ترین نعمت ہے مسلمانوں کو بیویوں کے حقوق کی رعایت کا پابند کیا گیا ہے اور ان کی ضروریات ومطالبات (جو شرعی حدود کے اندر ہوں) کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اخلاق ومروت، صبروتحمل، داد ودہش، ہمدردی وغمگساری اور حتی الامکان اچھی خوارک اچھے لباس اور سامان آرائش وزینت کے سب سے زیادہ حقدار

بیوی بچے ہیں۔ مرد پر ماں باپ کے بعد سب سے بڑا حق بیوی بچوں کا قرار دیا گیا ہے

امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء العلوم میں آدابِ معاشرت اوران امور کو جو زوجین کے تعلقات کی بہتری کے لئے ضروری ہیں تفصیلاً ذکر کیا ہے اس باب میں شوہر کے لئے کچھ امور میں اعتدال اور ادب کالحاظ رکھنالازمی قرار دیا ہے۔

اسی لئے تفصیل کے خواہشمند حضرات فقیر کا ترجمہ ''انطاق المفهوم ترجمہ احیاء العلوم'' کامطالعہ فرمائیں۔

خلاصه معاشره زوجین :

سفر زندگی میں ہموار اور ناہموار ہر قسم کے مراحل آتے ہیں اس وقت زوجین کی ذمہ داری ہے کہ دوسرے کالحاظ قائم رکھیں۔ مرد کو چاہیئے کہ بات بات پر ڈانٹنے، جھڑکنے اور زدوکوب کا سلسلہ نہ شروع کردے بلکہ گزر بسر کی سنجیدہ راہ پر چلے۔ اگر بیوی کی کسی بات کو ناپسند کرے تو اس پر صبر وتحمل کا ثبوت بھی دے۔ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سے بھی کبھی ناخوشگوار بات ہو جاتی تھی اور رسول پاک ﷺ صبر و حلم سے درگزر فرمادیا کرتے تھے۔ امام غزالی نے حدیث نقل کی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کی بد خلقی پر صبر کرے گا اسے صبرِ ایوب علیہ السلام کا ثواب عطا ہوگا۔ اور جو عورت خاوند کی بد مزاجی پر صبر کرے گی اسے آسیہ زوجہ فرعون کا ثواب ملے گا۔ رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتے ہیں تمہاری رضامندی اور خفگی کو میں جان لیتا ہوں پوچھا کیسے؟ فرمایا کہ جب تم راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو قسم ہے محمد (ﷺ) کے خدا کی اور جب ناخوش رہتی ہو تو کہتی ہو قسم ہے ابراہیم علیہ السلام کے خدا کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ بجا فرماتے ہیں واللہ! میں حالت غضب میں فقط آپ کا نام ترک کرتی ہوں۔ گویا بیوی کی خفگی اور ناراضگی پر صبر کی تعلیم خود سرورِ کائنات ﷺ نے دی ہے۔

فقیر اُویسی غفرلہٗ کا بندھ:

مذکورہ بالا بیان از اول تا حال کارو کاری جیسی مُوذی وباء کو روکنے کے لئے فقیر نے بندھ باندھا ہے اگر کوئی اپنی عزت کی حفاظت چاہتا ہے تو ان شاء اللہ کارو کاری کی وباء نہ صرف رُک جائیگی بلکہ اس مرض کا نام ونشان ہی ختم ہو جائیگا اور جو شخص خود ہی اس سیلاب میں ڈوب کر مرنے کو تیار ہے تو فقیر کے بندھ کو گویا اپنے ہاتھوں خود توڑیگا پھر فقیر ایسے نادان سے یہی عرض کریگا کہ گھر میں کارو کاری کی ذلت وخواری مہمان ہو تو تُو جان اور تیرا مہمان بے ایمان یعنی کارو کاری۔

کارو کاری کا حل:

مذکورہ بالا گزارشات لڑکوں اور لڑکیوں کے سربراہوں اور خود لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان مشترک ہے جسکا خلاصہ یہی ہے کہ سربراہوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی بچپن سے ایسی تربیت کرے کہ جوانی پہونچنے تک انہیں ''کارو کاری'' زہر قاتل محسوس ہو۔ اور وہ اپنی جان تو دینا گوارہ کرلیں لیکن کارو کاری کا ارتکاب نہ کریں۔ ایسے لڑکے اور لڑکیاں دور سابق میں ہزاروں گذرے ہیں اور دور حاضرہ میں بھی الحمدللہ پاکدامن مرد اور خواتین کی کمی نہیں چند واقعات فقیر نے ''اشد البلاء فی کتابتہ النساء'' میں بیان کئے ہیں۔

سربراہوں کے لئے:

سربراہوں کا فرض ہے کہ لڑکیوں کا بلوغت کے بعد فوراً نیک اطوار لڑکوں سے نکاح کردیں یہی طریقہ حضور سرورِ کائنات ﷺ اور انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام کا تھا ان واقعات کو دہرانے کی ضرورت نہیں جن وڈیروں، سرداروں، چودھریوں اور اکثر دنیاداروں کی بچیوں کو گھر پر بٹھانے کی عادت بن گئی ہے ان کو قیامت میں بچیوں کی حق تلفی کا سخت عذاب ہوگا اور دنیا میں جو رسوائی وذلت ہوتی ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ عیاں راچہ بیان۔

لڑکوں اورلڑکیوں کیلئے :

دنیا چند لمحات ہیں اس میں دکھ سکھ گذر جائیگا لیکن آخرت کی دائمی زندگی ہے اس میں نیک اعمال کام دینگے اور برے اعمال جہنم میں لیجائینگے ہر گناہ کی سزا ہے لیکن زناء کی سزا و عذاب تو اتنا سخت ہے کہ سنتے ہی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

زنا کی مذمت احادیث مبارکہ سے :

حدیث (1) بخاری و مسلم وابوداؤد و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹا اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس شخص سے نورِ ایمان جُدا ہوجاتا ہے۔

حدیث (2) ابوداؤد و ترمذی و بیہقی و حاکم انہیں سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہوجاتا ہے جب اس فعل سے جُدا ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔

حدیث (3) صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے ان میں ایک یہ بات بھی ہے، ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر تنگ ہے اور نیچے کشادہ اس میں آگ جل رہی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں

اور جب شعلے کم ہوجاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ ہیں ان کے متعلق بیان فرمایا) یہ زانی مرداور عورتیں ہیں۔

انتباہ: غور فرمائیے زنا کے ارتکاب سے چند لمحے جھوٹی لذت تو حاصل ہوئی لیکن دوزخ کا اتنا سخت عذاب جو جھوٹی لذت سے پایا کتنا خسارے کا سودا ہے۔

حدیث (4) مسلم ونسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائیگا اور نہ انہیں پاک کریگا اور نہ ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور ان کیلیئے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زنا کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور فقیر متکبر۔

(فائدہ) بوڑھا زانی ہو یا جوان سزاو عذاب برابر ہے بوڑھے کا نام اسلیئے لیا کہ اس نے بلاضرورت خود کو جہنم میں دھکیلا۔

حدیث (5) بزار بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا دیگی۔

حدیث (6) بخاری ومسلم وترمذی ونسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا گناہ سب میں بڑا ہے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا میں نے عرض کی بیشک یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کونسا گناہ، فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیگی، میں نے عرض کی پھر کونسا فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔

حدیث (7) طبرانی مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور ﷺ نے صحابہ سے ارشاد فرمایا زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو، لوگوں نے عرض کی وہ حرام ہے اللہ ورسول نے اسے حرام کیا وہ قیامت تک حرام رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔

(فائدہ) پڑوسی کی قید اس لئے ہے کہ پڑوس کی وجہ سے زناء کے اسباب بہت زیادہ اور آسان ہیں۔

حدیث (8) نسائی وابن حبان ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو عورت کسی قوم میں اسکو داخل کردے جو اس قوم سے نہ ہو (یعنی زنا کرایا اور اس سے اولاد ہوئی) تو اسے اللہ کی رحمت کا حصہ نہیں اور اللہ اسے جنت میں داخل نہ فرمائیگا۔

حدیث (9) بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جوانان قریش اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو زنا نہ کرو جو شرمگاہونکی حفاظت کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔

حدیث (10) ابن حبان اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور پارسائی کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔

حدیث (11) بخاری و ترمذی سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اس چیز کا جو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) ضامن ہو (کہ ان سے خلاف شرع بات نہ کرے) میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

حدیث (12) احمد وابن ابی الدنیا وابن حبان وحاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے لئے چھ چیز کے ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ بات بولو تو سچ بولو، وعدہ کرو تو پورا کرو، تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اور اپنی

نگاہوں کو پست کرو اور اپنے ہاتھوں کو روکو۔

ہولناک وعید :

دور حاضرہ میں ہم لوگ بیشمار پریشانیوں میں مبتلا ہیں انکا اصلی سبب ہمارے گندے کرتوت ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔امام احمد عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا کہ جس قوم میں زنا ظاہر ہوگا وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔

زنا همه گیر عذاب :

زنا کا ارتکاب زانی۔ زانیہ کے لئے عذاب تو ہے ہی لیکن انکی نحوست زمانہ بھر کو لپیٹ لیتی ہے چنانچہ حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہوجائے تو انہوں نے اپنے لئے اللہ کے عذاب کو حلال کرلیا۔

انتباہ :

دور حاضرہ میں جن مشکلات میں ساری دنیا گرفتار ہے اسکی وجہ ہماری یہی غلطیاں اور گندے کرتوت ہیں لیکن کوئی نہ سمجھے تو اسے کون سمجھائے۔

لواطت کی خرابیاں :

بہت سے لوگ زنا کہ ارتکاب کے علاوہ لواطت جیسی گندی بیماری میں بھی مبتلا ہیں انکے لئے بھی چند روایات حاضر ہیں تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''القباحته فی اللواطة''۔

(۱) ترمذی وابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کر ڈالو۔

(۲) ترمذی وابن ماجہ وحاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے وہ عمل قوم لوط ہے۔

(۳) رزین ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا عمل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلا دیا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن پر دیوار ڈھا دی۔

(۴) ترمذی و نسائی و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے۔

(۵) ابو یعلیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا حیا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہیگا اور عورتوں کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔

(۶) امام احمد و ابو داؤد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص عورت کے پیچھے میں جماع کرے وہ ملعون ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی گندی عادات سے محفوظ رکھے (آمین)

زنا سے روکنے کے مجرب نسخے :

زنا کی وباء ہے تو لا علاج بیماری لیکن امور مندرجہ ذیل پر عمل ہو تو یہ بیماری ختم تو نہیں ہوتی کم ضرور ہو جاتی ہے۔

شرعی سزا :

سنگساری یا رجم اور اس میں کسی قسم کی رعایت نہ ہو یہودیوں نے اعلیٰ لوگوں اور امراء کی رعایت کی پھر سزاؤں میں بسا اوقات چشم پوشی کرتے تو ایسی ذلت و خواری میں مبتلا ہوئے آج تک ان جیسی کوئی اور قوم ذلیل و خوار نہیں اور اسکا انہیں اعتراف تھا اور ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ بخاری و مسلم وغیرہما راوی کہ یہودیوں میں

سے ایک مرد وعورت نے زنا کیا تھا یہ لوگ حضور کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی معمولی اور ہلکی سزا حضور تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہو جائیگا کہ یہ فیصلہ تیرے ایک نبی نے کیا تھا ہم اس میں بے قصور ہیں) حضور نے ارشاد فرمایا کہ توریت میں رجم کے متعلق کیا ہے یہودیوں نے کہا ہم زانیوں کو فضیحت اور رُسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں (یعنی توریت میں رجم کا حکم نہیں ہے) عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم جھوٹے ہو توریت میں بلاشبہ رجم ہے۔ توریت لاؤ۔ یہودی توریت لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اس نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر ماقبل و مابعد کو پڑھنا شروع کیا (آیت رجم کو چھپالیا اور اسکو نہیں پڑھا) عبداللہ بن سلام نے فرمایا اپنا ہاتھ اٹھا اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اسکے نیچے چمک رہی تھی۔ حضور نے زانی وزانیہ کے متعلق حکم فرمایا وہ دونوں رجم کیے گئے اور یہودیوں سے دریافت فرمایا کہ جب تمہارے یہاں رجم موجود ہے تو کیوں تم نے اسے چھوڑ دیا ہے یہودیوں نے کہا وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں جب کوئی شریف و مالدار زنا کرتا تو اسے چھوڑ دیا کرتے تھے اور کوئی غریب ایسا کرتا تو اسے رجم کرتے پھر ہم نے مشورہ کیا کہ کوئی ایسی سزا تجویز کرنی چاہیے جو امیر وغریب سب پر جاری کی جائے لہٰذا ہم نے یہ سزا تجویز کی کہ اس کا مونھ کالا کریں اور گدھے پر اُلٹ سوار کر کے شہر میں تشہیر کریں۔

انتباہ: یہودی تو صرف زنا کی سزا میں امیر وغریب کا فرق کرتے لیکن ہمارا معاشرہ ہر شعبہ میں اسی روِرعایت میں مبتلا ہے جسکی سزا ہم مختلف پریشانیوں کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔

شفیق امت سراپا رحمت ﷺ کا معاشرہ:

حضور سرورِ عالم ﷺ کے ہاں سزا میں امیر وغریب سب برابر ہیں حدیث شریف میں ہے۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے حضور سرورِ عالم ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا ایک نے کہا

کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ فرمائیے دوسرے نے کہاہاں یارسول اللہ ﷺ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجئے اور مجھے عرض کی اجازت دیجئے ارشاد فرمایا کہو، عرض کی کہ میرا لڑکا اسکے یہاں مزدور تھااس نے اس کی عورت سے زنا کیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رجم ہے میں نے سو بکریاں اور ایک کنیز اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی پھر جب میں نے اہل علم سے سوال کیا تو انہوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے مارے جائینگے اور ایک سال کیلئے جلاوطن کیا جائیگا اور اسکی عورت پر رجم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں میں کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور کنیز واپس کی جائیں اور تیرے لڑکے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کو شہر بدر کیا جائے (اسکے بعد انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے انیس صبح کو تم اسکی عورت کے پاس جاؤ وہ اقرار کرے تو رجم کرو۔ عورت نے اقرار کیا اور اسکو رجم کیا اور یہ حکم عام ہے صحیح بخاری شریف میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حکم فرماتے سُنا کہ جو شخص زنا کرے اور محصن نہ ہو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کے لئے شہر بدر کردیا جائے۔ یہی سلسلہ صحابہ کرام نے جاری رکھا چنانچہ بخاری و مسلم راوی کہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اس میں آیتِ رجم بھی ہے خود رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور حضور ﷺ کے بعد ہم نے رجم کیا اور رجم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے رجم اس پر ہے جو زنا کرے اور محصن ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہو یا حمل ہو یا اقرار ہو۔

فائدہ: جو بھی اس سلسلہ کو جاری رکھے وہ حسین معاشرہ دیکھے گا ورنہ ذلت ہی ذلت ہو گی۔

ایک اور فیصلہ :

بخاری ومسلم وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی جس کی وجہ سے قریش کو فکر ہوئی کہ اسے حد سے بچایا جائے آپس میں مشورہ کیا کہ اس بارہ میں کون شخص رسول اللہ ﷺ سے سفارش کرے گا لوگوں نے کہا اسامہ جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں وہ یہ کام کرسکتا ہے۔ اسامہ نے سفارش کی اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے یہ فرما کر آپ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا اگر ان میں کوئی شریف (امیر) چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور (غریب) چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے قسم بخدا اگر فاطمہ بنتِ محمد (ﷺ) (العیاذ باللہ) چوری کرتی تو اسکا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

درس ادب :

علماء کرام نے فرمایا کہ اس حدیث شریف کو بیان کرتے وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لینا بے ادبی ہے۔ ہمارے لئے ہے کہ ہم کہیں کوئی محبوب سے محبوب تر بھی ہو تو.........

بہر حال حضور سرورِ عالم ﷺ نے امت کی بھلائی کے لئے یہ اصول وضوابط بتائے جنہیں ہم نے چھوڑا تو ذلیل وخوار ہیں۔

انتباہ : جو لوگ کاروکاری کی سزا اپنے طور جاری کرتے ہیں وہ مجرم ہیں اس لئے کہ حد قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اسکے نائب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا آقا اپنے غلام پر حد نہیں قائم کرسکتا (درمختار۔ عالمگیری)

ہاں انکے لئے حکومت کو آگاہ کرنا ہے اور اس طرح کے جرائم حضور سرورِ عالم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں بھی ہوئے تو آپ نے شرعی سزا کے علاوہ لعان کا طریقہ جاری فرمایا اور لعان کی تفصیل آتی ہے۔

روحانی نسخے :

(۱) جوانی حیوانی مشہور مقولہ ہے اسے قابو میں لانے کے لئے نفلی روزے رکھنا بہترین علاج ہے جیسا کہ احادیثِ مبارکہمیں ارشاد ہے (۲) بکثرت نوافل (۳) بکثرت درودشریف واستغفاراور **لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** پڑھنا جتنا زیادہ پڑھا جائیگا اتنا ہی فائدہ ہوگا۔(۴) خواہشاتِ نفسانی کو دل سے ایسا مٹانا کہ اسکا خیال تک ختم ہوجائے بلکہ ایک اجنبیت محسوس ہو اور اس پر قابو پا جانا کاملین کا شیوہ ہے۔

حکایت : حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے ابلیس کی شرارتوں کا ذکر کیا تو فرمایا ابلیس کون ہے؟ عرض کی گئی وہ تو معروف شرارتی ہے آپ اس سے کیسے بے خبر ہیں فرمایا یاد خدا سے فراغت ملی ہی نہیں تو پھر ابلیس میرے تصور میں کیسے آسکتا ہے۔

حکایت : ہمارے پیرومرشد سیدنا محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے کہا کہ آپ نکاح کیوں نہیں کرتے فرمایا میرے میں شہوانی خیالات مٹ چکے ہیں

اگر کوئی بندۂ خدا ان روحانی نسخوں کو عمل میں لائے تو ان شاء اللہ دنیا میں سربلند ہوگا اور آخرت کو بھلائی و بہبودی تو یقیناً ہے اور الحمد للہ اسی طرح کے بندگان خدا ہوگذرے ہیں، صرف دو حکایتوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

حکایت : سیدنا سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حج کیلئے نکلے اور جب وہ ابوا کے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا۔ ساتھی نے کہا آپ یہاں تشریف رکھیں اور میں بازار سے کھانے پینے کیلئے لے آؤں اس کے جانے کے بعد جبکہ حضرت سلیمان بن یسار جو کہ صاحب حسن و جمال تھے خیمے میں بیٹھے تھے کہ ایک بدو عورت نے جو کہ پہاڑی کی چوٹی پر رہائش پذیر تھی اس نے دیکھ لیا وہ فریفتہ ہوگئی (اگر وہ نظر بد سے بچ جاتی تو یہ معاملہ نہ ہوتا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا

کہ وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ۔ترجمہ:اے محبوب آپ مسلمان عورتوں کو حکم دیں کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں) وہ بدو عورت برقع پہن کر نیچے اتری اور سامنے کھڑے ہو کر بولی مجھے کچھ دو آپ نے سمجھا کہ یہ کچھ کھانے کی چیز مانگتی ہے آپ اٹھے تا کہ کوئی کھانے کی چیز تلاش کر کے اسے دیں۔ اس عورت نے کہا لست ارید ھذا ، میں کھانے کو کچھ نہیں مانگتی میں اس چیز کی طالب ہوں جو عورتوں کو مردوں سے ملتا ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا تجھے تو شیطان نے تیار کر کے بھیجا ہے یہ کہہ کر حضرت نے اپنا سر گھٹنوں پر رکھ کر چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا اتنا زور سے روئے کہ وہ عورت ڈر گئی اور برقع اوڑھ کر چلتی بنی۔ آپ روتے رہے حتیٰ کہ ساتھی آ گیا اس نے دیکھا کہ حضرت کا رو رو کر گلا بیٹھ چکا ہے آنکھیں سوجی ہوئی ہیں ساتھی نے عرض کیا حضرت اس انداز سے رونے کا سبب کیا ہے آپ نے ٹالنا شروع کیا لیکن ساتھی کا اصرار برابر بڑھتا رہا۔ پھر آپ نے صورت حال بیان کی تو ساتھی نے چیخیں مار کر رونا شروع کر دیا آپ نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے؟ اس نے عرض کیا اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو شاید بدکاری سے نہ بچ سکتا۔ پھر وہ دونوں چل پڑے جب خانہ کعبہ کا طواف کیا تو حضرت سلیمان بن یسار کو اُونگھ آ گئی۔ دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں حسن و جمال کے پیکر، عرض کی حضور آپ کا اسم شریف کیا ہے؟ فرمایا میرا نام یوسف ہے۔ عرض کیا یوسف صدیق (اللہ تعالیٰ کے نبی) آپ نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں۔ تو عرض کیا حضور آپ کا واقعہ عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) کے ساتھ عجیب ہوا تو فرمایا تیرا معاملہ بدو عورت کے ساتھ عجیب تر ہے۔ (نزہۃ الناظرین صفحہ ۲۰۸)

حکایت : کسی بادشاہ کی بیگمات سیر کے لئے باغ میں گئیں سیر سے فارغ ہوئیں تو واپسی کا ارادہ کیا اپنی اپنی پالکیوں میں بیٹھ گئیں لیکن شہزادی جو کہ پھول چننے میں مشغول تھی شتربانوں نے یہ سمجھا کہ بیٹھ گئی ہیں روانہ ہو گئے شہزادی جب واپس پالکیوں کی جگہ آئی تو سب جا چکے تھے رات کا وقت تھا شہزادی بہت پریشان ہوئی دیکھا

ایک مسجد ہے وہ پناہ حاصل کرنے کے لئے مسجد میں چلی گئی وہاں ایک نیک سرشت نوجوان مسافر بھی تھا اس کی اچانک نظر شہزادی پر پڑی تو دیکھا ایک نازونعمت میں پلی ہوئی زرق برق لباس میں ملبوس نوجوان لڑکی ہے نفس ظالم نے وسوسے ڈالنے شروع کردیئے کہ ایسا موقعہ پھر ہاتھ نہیں آئے گا نفسانی خواہش بھی پوری کرو اور زیورات بھی ایک خزانہ ہیں یہ بھی حاصل کرو لیکن ایمان نے کہا اگر بدکاری والا کام کرلیا تو روز قیامت دوزخ کی آگ سے چھٹکارا کیسے ہوگا۔ نفس نے کہا قیامت کی آگ کو پھر دیکھا جائے گا یہ موقع تو لطف اندوز ہونے کا ہے۔ ایمان نے کہا یہ چراغ جو مسجد میں جل رہا ہے یہ وہ آگ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے کتنی بار اپنی رحمت سے دھوکر دنیا میں بھیجی ہے پہلے اس کو آزمالو اگر یہ آگ برداشت نہ کرسکو تو دوزخ کی آگ کیسے برداشت کرو گے یہ کہہ کر اس ایماندار نے اپنی انگلی چراغ کی آگ پر رکھی تو انگلی جلی فوراً کھینچ لی جب ذرا درد کم ہوا تو نفس نے پھر جوش مارا پھر انگلی چراغ کی آگ پر رکھ دی پھر جلن ہوئی تو کھینچ لی یوں ہی کرتے کرتے رات گذاردی اور انگلی جلادی۔ صبح ہوئی تو پولیس اس شہزادی کو تلاش کرتے ہوئے مسجد میں آئی شہزادی کو لے کر پولیس والے بادشاہ کے ہاں پہنچے بادشاہ کی دریافت پر پولیس والوں نے بیان کیا یہ شہزادی مسجد میں تھی اور ایک مسافر تھا۔ بادشاہ کو سخت غصہ آیا اور بے قابو ہوکر شہزادی کو قتل کرنے کے لئے تلوار سونت لی شہزادی نے کہا ابا جان مجھے قتل کردینا آپ کے لئے آسان ہے لیکن پہلے حقیقتِ حال تو سن لیں جس مسجد میں میں نے رات گذاری ہے وہاں جو مسافر تھا اسے بلا کر دیکھ تو لیں اس کے ہاتھ کا کیا حال ہے پھر جو آپ نے کرنا ہوگا کریں ورنہ انسان کا قتل قیامت کے دن بہت بھاری ہوگا۔ بادشاہ نے مسافر کو بلوایا اور پوچھا پھر جب بادشاہ کو حقیقتِ حال کا علم ہوا حیران رہ گیا اور ڈر گیا اتفاقاً اس بادشاہ کا کوئی شہزادہ (لڑکا) نہیں تھا بادشاہ نے اس مسافر کا نکاح اسی شہزادی سے کردیا اور سلطنت اس کے حوالے کرکے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوگیا۔

درس عبرت :

اللہ تعالیٰ کے خوف نے اس طالب علم کو جس نے انگلی جلاڈالی تھی بادشاہ بنادیا حرام کی معمولی سی لذت سے بچ جانے والے کو وہی شہزادی بھی تازندگی حلال کے طور نصیب ہوگئی اور بادشاہت بھی انعام میں مل گئی

(مکتوبات صدریہ صفحہ ۱۰۵: از رسالہ نظر بد سے بچو)

لِعان کاروکاری کا آخری فیصلہ

حضور سرورِ عالم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں بھی اس قسم کے واقعات سرزد ہوئے لیکن آپ نے قتل کردینے سے منع فرمایا بلکہ شرعی گواہوں کا مطالبہ کیا ورنہ لعان پر اکتفا فرمایا قتل کرنے کی اجازت نہ بخشی۔ اور یہی منشائے ایزدی ہے چنانچہ اس کی تصریح آتی ہے، لعان کا لغوی معنیٰ ہے ایک دوسرے پر لعنت کرنا اور اسکا شرعی معنیٰ قرآن مجید میں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھدآ الاانفسھم فشھادۃ احدھم اربع شھادات باللہ انہ لمن المصادقین والخامسۃ ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکذبین ٥ ویدرؤا عنھا العذاب ان تشھد اربع شھدٰت م باللہ انہ لمن الکذبین ٥ والخامسۃ ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصدقین ٥

ترجمہ: اور جو لوگ اپنی عورتوں کو تہمت لگائیں اور اُن کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اُس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے سزا یوں ٹلے گی کہ وہ اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں باریوں کہ عورت پر اللہ کا غضب اگر مرد سچا ہو (پ ۱۸: سورۂ نور)

شانِ نزول:

صحیح بخاری شریف میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہلال بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بی بی پر تہمت لگائی۔ حضور نے ارشاد فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی عرض کی یارسول اللہ ﷺ کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ ڈھونڈنے جائے۔ حضور ﷺ نے وہی جواب دیا۔ پھر ہلال نے کہا قسم ہے اُس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے بیشک میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمائیگا جو میری پیٹھ کو حد سے بچائے۔ اُس وقت جبریل علیہ السلام اُترے اور والذین یرمون ازواجھم نازل ہوئی۔ ہلال نے حاضر ہو کر لعان کا مضمون ادا کیا حضور نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی توبہ کرتا ہے۔ پھر عورت کھڑی ہوئی اُس نے بھی لعان کیا جب پانچویں بار کی نوبت آئی تو لوگوں نے اُسے روک کر کہا اب کہے گی تو ضرور غضب کی مستحق ہو جائیگی اس پر وہ کچھ رُکی اور جھجکی جس سے ہم کو خیال ہوا کہ رجوع کریگی مگر پھر کھڑی ہو کر کہنے لگی میں تو اپنی قوم کو ہمیشہ کیلئے رسوا نہ کرونگی پھر وہ پانچواں کلمہ بھی اُس نے ادا کر دیا۔ صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے مرد و عورت میں لعان کرایا پھر شوہر نے عورت کے لڑکے سے انکار کر دیا۔ حضور ﷺ نے دونوں میں تفریق کر دی اور بچہ عورت کی طرف منسوب کر دیا اور حضور نے لعان کے وقت پہلے مرد کو نصیحت وتذکیر کی اور یہ خبر دی کہ دُنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے پھر عورت کو بُلا کر نصیحت وتذکیر کی اور اُسے بھی یہی خبر دی۔ دوسری روایت میں ہے کہ مرد نے اپنے مال (مہر) کا مطالبہ کیا ارشاد فرمایا کہ تم کو مال نہ ملیگا۔ اگر تم نے سچ کہا ہے تو جو منفعت اُس سے اُٹھا چکے ہو اُس کے بدلے میں ہو گیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو یہ مطالبہ بہت بعید و بعید تر ہے۔

ایک اور واقعہ :

مسلم شریف میں ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آیا اس نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو اپنی عورت کے پاس پائے (اور اس کو ثابت ہو جائے کہ اس نے زنا کیا) پس کلام کرے تو آپ اس کو کوڑے لگاؤ گے یعنی حد قذف اور اگر قتل کرے تو آپ اس کو قتل کردو گے اگر وہ چپ رہے تو نہایت غضب میں چُپ کریگا۔ پھر وہ کیا کرے۔ حضور علیہ السلام دُعاء کرتے رہے یہاں تک کہ آیت لعان نازل ہوئی جو اوپر مذکور ہوئی۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: **فابتلی به ذلک الرجل من بین الناس فجاء هوو امرأته الی رسول الله ﷺ فتلاعنا۔**

پھر وہی شخص اس امر میں مبتلا ہوا یعنی جو اس نے سوال کیا وہی اس کو پیش آیا۔ وہ اپنی زوجہ کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ان دونوں نے لعان کیا۔

فائدہ : اس حدیث میں **وجد مع امرأته رجلا** میں صاف تصریح ہے کہ اس نے زنا کی تہمت لگائی اور یہ بھی ہے کہ مرد نے عورت کو غیر مرد سے زنا کا مرتکب پایا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث صحیح مسلم میں اس طرح ہے: **فاتاه رجل من قومه یشکو االیه انه وجد مع اهله رجلا۔** طحاوی میں ابن عباس کی روایت میں **فوجدت مع امرأتی رجلا** آیا ہے۔ کہ میں نے اپنی عورت کے ساتھ (ایک مرد) زنا کرتا ہوا پایا۔

ان روایات میں تصریح ہے کہ کاروکاری کی سزا واقعی سنگساری یا شرعی حد ہے لیکن وہ حکومت کا کام ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں قتل کرنے کی اجازت نہیں بخشی۔ اگر چار گواہ مل جائیں یا جانبین سے اقرار ہو تو شادی شدہ مرد وعورت پر سنگساری کا حکم ہے اگر دونوں غیر شادی شدہ ہیں یا ان میں سے ایک شادی شدہ ہے

اور ایک غیر شادی شدہ تو غیر شادی شدہ پر سو کوڑے مارنے کی حد لیکن حدود قائم کرنا حکومت کے ذمہ ہے۔

غیرت انسانی :

عین موقعہ کارو کاری پر غیرت انسانی کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے اور اسکی حضور سرورِ عالم ﷺ کی بہت زیادہ تعریف فرمائی بلکہ فرمایا اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ غیور ہے اور اپنے لئے بھی یہی فرمایا چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا کسی مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاؤں تو اُسے چھوؤں بھی نہیں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں حضور نے ارشاد فرمایا ہاں اُنھوں نے عرض کی ہر گز نہیں قسم ہے اُس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں فوراً تلوار سے کام تمام کردونگا حضور نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا سُنو تمہارا سردار کیا کہتا ہے بیشک وہ بڑا غیرت والا ہے اور میں اُس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے، دوسری روایت میں ہے کہ یہ اللہ کی غیرت ہی کی وجہ سے ہے کہ فواحش (بیحیائی کی باتوں) کو حرام فرمادیا ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔

انتباہ : اس روایت میں حضور سرورِ عالم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت کی بہت زیادہ تعریف فرمائی اور اس قسم کی غیرت والے انسان بہت کم ہیں حضور سرورِ عالم ﷺ نے غیرت کی تعریف تو فرمائی لیکن قتل کی اجازت نہ بخشی بلکہ خاموشی اختیار فرمائی اسی لئے لازم ہے کہ خود کو قتل کرنے سے بچائے۔

شکوک و شبہات :

کارو کاری کی عام داستانوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عموماً کارو کاری کا قتل شکوک و شبہات پر ہو رہا ہے اور ایسے شکوک و شبہات حضور سرورِ عالم ﷺ کے زمانہ اقدس میں بھی ہوتے لیکن آپ بجائے سزا دینے کے شک و شبہ کرنے والے کو ازالۂ

شکوک وشبہات سے باز رہنے کی نہ صرف تلقین فرماتے بلکہ دلائل سے سمجھاتے ، چنانچہ صحیحین میں ہے کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر حضور سے عرض کی کہ میری عورت کے سیاہ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اس کا اچنبا ہے (یعنی معلوم ہوتا ہے میرا نہیں) حضور نے ارشاد فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں عرض کی ہاں ۔فرمایا اُن کے رنگ کیا ہیں ۔عرض کی سُرخ ،فرمایا اُن میں کوئی بھورا بھی ہے عرض کی چند بھورے بھی ہیں ،فرمایا تو سُرخ رنگ والوں میں یہ بھورا کہاں سے آگیا ۔عرض کی شاید رگ نے کھینچا ہو (یعنی اس کے باپ دادا میں کوئی ایسا ہو گا اُس کا اثر ہو گا) فرمایا تو یہاں بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو ۔اتنی بات پر اُسے انکار نسب کی اجازت نہ دی گویا وہ شخص عورت پر زنا کے ارتکاب کا شاکی تھا اور چاہتا تھا کہ جو لڑکا پیدا ہوا ہے وہ حرامکاری سے پیدا ہوا ہے لیکن حضور سرورِ عالم ﷺ نے اسکی شکایت قبول نہ فرمائی اور نہ ہی اسے شک وشبہ میں مبتلا رہنے دیا ۔بلکہ دلائل سے قائل فرمایا کہ یہ لڑکا تیرا ہی ہے اور غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو ۔

لعان کے مسائل طویل اور تفصیل طلب ہیں کتب فقہ میں مفصلاً موجود ہیں ، بہار شریعت اور فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ ضروری ہے ۔

ایک تجویز :

چونکہ کاروکاری پوری عروج پر ہے حکومت بھی صرف کاغذی کاروائی تک محدود ہے بلکہ ایسے اسباب بروئے کار لاتی ہے جو اُلٹا کاروکاری کو شہ ملے تو اسی لئے ضرورت ہے کہ باہمی سمجھوتے سے بھی کاروکاری کا ستیاناس کیا جاسکتا ہے ۔اگر چہ یہ طریقہ تعزیرات کے لئے ہے اور صرف حدود حکومت کے ذمہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص غیر حد کو حد تک پہنچادے (یعنی وہ سزا دے جو حد میں ہے) وہ حد سے گزرنے والوں میں ہے لیکن کسی گناہ پر بغرض تادیب

جو سزا دی جاتی ہے اُس کو تعزیر کہتے ہیں شارع نے اس کے لئے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اُس کے مطابق عمل کرے تعزیر کا اختیار صرف بادشاہِ اسلام ہی کو نہیں بلکہ شوہر بی بی کو آقا غلام کو ماں باپ اپنی اُولاد کو اُستاد شاگرد کو تعزیر کر سکتا ہے (ردالمحتار وغیرہ) اس زمانہ میں کہ اسلامی حکومت نہیں اور لوگ بے دھڑک بلا خوف وخطر معاصی کرتے اور اُن پر اصرار کرتے ہیں اور کوئی منع کرے تو باز نہیں آتے اگر مسلمان متفق ہو کر ایسی سزائیں تجویز کریں جن سے عبرت ہو اور یہ بیباکی اور جرأت کا سلسلہ بند ہو جائے تو نہایت مناسب وانسب ہوگا بعض قوموں میں بعض معاصی پر ایسی سزائیں دی جاتی ہیں مثلاً حقہ پانی اُس کا بند کر دیتے ہیں اور نہ اُس کے یہاں کھاتے نہ اپنے یہاں اُس کو کھلاتے ہیں جب تک توبہ نہ کر لے اور اس کی وجہ سے اُن لوگوں میں ایسی باتیں کم پائی جاتی ہیں جن پر اُن کے یہاں سزا ہوا کرتی ہے مگر کاش وہ تمام معاصی کے انسداد میں ایسی ہی کوشش کرتے اور اپنے پنچائتی قانون کو چھوڑ کر شرع مطہر کے موافق فیصلے دیتے اور احکام سُناتے تو بہت بہتر ہوتا نیز دوسری قومیں بھی اگر ان لوگوں سے سبق حاصل کریں اور یہ بھی اپنے اپنے مواقع اقتدار میں ایسا ہی کریں تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانوں کی حالت درست ہو جائے بلکہ ایک یہی کیا اگر اپنے دیگر معاملات ومنازعات میں بھی شرع مطہر کا دامن پکڑیں اور روزمرہ کی تباہ کن مقدمہ بازیوں سے دست برداری کریں تو دینی فائدہ کے علاوہ ان کی دُنیوی حالت بھی سنبھل جائے اور بڑے بڑے فوائد حاصل کریں مقدمہ بازی کے مصارف سے زیر بار بھی نہ ہوں اور اس سلسلہ کے دراز ہونے سے بغض وعداوت جو دلوں میں گھر کر جاتی ہیں اس سے بھی محفوظ رہیں

(بہار شریعت)

یاد رہے کہ گناہوں کی مختلف حالتوں میں کوئی بڑا گناہ جیسے کارو کاری کا گناہ تو سخت سے سخت تر ہے، اور آدمی بھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں کوئی حیادار اور غیور

ہوتا ہے بعض بیباک اور سخت بے شرم و بے حیاء اور دلیر ہوتے ہیں لہٰذا حاکم یا فیصلہ کنندہ جس موقعہ پر جو تعزیر مناسب سمجھے وہ عمل میں لائے کہ تھوڑے سے جب کام نکلے تو زیادہ کی کیا حاجت۔ (بہار شریعت، ردالمحتار، بحرالرائق)

اسی لئے کارو کاری میں ایسے طریقے اختیار کئے جائیں جو حد شرعی (قتل) کے ماسوا جو چاہیں کریں تا کہ بد بخت کارو کاری ہمارے ملک سے بستر گول کر جائے۔

قتل کا بہانہ :

ہمارے دور میں بعض خواتین واقعی مظلوم ہیں مثلاً اسی کارو کاری کی دوسری صورت جو حضرت شاہ صاحب راشدی نے لکھی ہے کہ بعض وڈیرے (سردار) ملکیت کی تقسیم کے بہانے لڑکیوں کی شادی نہیں کراتے بلکہ قرآن شریف سے (شادی) کراتے ہیں۔ اسی بہانے ممکن ہے بعض لڑکیوں کو قتل کرا دیتے ہوں یا ان سے زنا کا ارتکاب ہو جاتا ہو پھر وہ اپنی عزت اور بدنامی سے بچنے پر قتل کرا دیتے ہوں اور یہ صرف سندھ کے وڈیروں کی بری عادت نہیں تقریباً اکثر ملکوں اور علاقوں میں یہ گندی عادت پھیلی ہوئی ہے۔

جاهلیت کا نمونه :

صورۃ مذکورہ زندہ کو زندہ در گور کر دینے سے کم نہیں روح البیان میں ہے کہ دورِ جاہلیت میں عربوں کی عادت تھی کہ وہ بچیوں کو قبروں میں زندہ دفن کر دیتے یا افلاس (تنگ دستی) کے خوف سے یا لونڈی بننے کے خطرہ سے یا ان کی وجہ سے عار کے لحوق کے ڈر سے۔

لڑکیوں کو زندہ در گور کرنے کا طریقہ :

کشاف میں ہے کہ جب کسی کے ہاں بچی پیدا ہوتی اور وہ اسے زندہ در گور کرنا چاہتا تو اسے اُون یا اُن بکریوں اور اونٹوں کے بالوں کا جُبہ پہناتا جو اُونٹ بکریاں جنگل میں چرتی تھیں۔ اگر وہ بچی کو جان سے مار ڈالنا چاہتا تو اُسے چھوڑے

رکھتا یہاں تک کہ وہ چھ سال کی ہو جاتی، پھر اس کی ماں سے کہتا کہ اسے سنگار کر خوشبو وغیرہ لگا دے میں اسے سُسرال لے جاؤں گا۔ اور وہ پہلے ہی جنگل میں اس کے لئے گڑھا کھود چکا ہوتا۔ جب بچّی کو اُس گڑھے پر لے جاتا تو اسے کہتا کہ اس کے اندر جھانک۔ جب وہ بچّی اُس گڑھے کے اندر جھانکتی تو وہ (ظالم باپ) اُسے پیچھے سے دھکا دے دیتا وہ بچّی اس میں گر پڑتی، پھر وہ اس پر مٹی ڈال دیتا، یہاں تک کہ اسے زمین کے برابر کر کے لوٹتا۔

فائدہ : بعض نے کہا کہ حاملہ عورت وضعِ حمل کے قریب ہوتی تو اُسے اُس کھودے ہوئے گڑھے پر لے جاتا اگر وہ بچّی جنتی تو اسے گڑھے میں پھینک کر گڑھے کو مٹی سے بھر دیتا۔ اگر وہ عورت بچہ جنتی تو اسے اُٹھا کر گھر لے جاتا۔

قرآن مجید :

انہی لوگوں کے لئے آیتِ قرآنی ہے، واذا الموؤدۃ سئلت اور جب زندہ دبائی ہوئی سے (پوچھا جائے گا) اس سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا عدل کے اظہار کے لئے، یا فرشتہ پوچھے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بِاَیِّ ذَنْبٍ (کس خطا پر) ان خطاؤں پر جو قتل کے موجب ہیں عقلاً و نقلاً قُتِلَتْ (ماری گئی) جسے باپ نے قتل کر کے خود زندہ در گور کیا یا اس پر راضی تھا (روح البیان)

آخری گذارش :

کارو کاری کا قتل خواہ شوہر کرے یا کوئی اور عزیز یا باپ تقسیم جائداد کے خطرہ سے قتل کرے یا ننگ و عار مٹانے پر یا منصوبہ بندی پر عمل کرے حمل گرایا جائے یا کسی دنیوی دشمنی سے ہو۔ سب کا گناہ ایک ہے اور اسکا عذاب سب پر ہوگا۔ اسکی چند احادیث مبارکہ حاضر ہیں۔

ناحق قتل کا اخروی عذاب :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ، اللہ کے

ساتھ شریک ٹھہرانا، اور بغیر حق کے جان کو مارنا ہے۔ تو جس طرح میں اُس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا، اسی طرح میں اُس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے جان کو ہلاک کیا ہے

تو جس طرح مشرک مخلد فی النار ہے اور جس طرح اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا غضب مشرکوں پر شدید ہے، اُسی طرح اُس کا غضب قاتلِ نفس پر شدید ہے۔ اور جس طرح مشرک پر قیامت تک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ لعنت بھیجتا ہے۔ اُسی طرح قاتل نفس پر لعنت بھیجتا ہے۔ اور جس قاتل پر اللہ کی لعنت واقع ہوگئی، تو وہ طبقاتِ جہنم پر مارا جائے گا، یہاں تک کہ وہ جہنم کے درکِ اسفل تک دھنس جائے گا۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے لئے عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے، قاتلِ نفس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے، اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:۔ من یقتل مومنا متعمدا (ترجمہ) اور جس نے جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کیا تو اُس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے اور اُس کے لئے عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی کو ناحق قتل کیا اور یہ قتل کھلی گمراہی ہے اور اسے فرشتے ہمیشہ آگ کی چھریوں سے ذبح کرتے رہینگے جب بھی اسے ذبح کرینگے تو اس کے حلق سے قطران کا سیاہ خون بہے گا اسکے بعد وہ ایسا ہی ہو جائیگا جیسے پہلے تھا اسکے بعد پھر اسے ذبح کیا جائے گا، اس طرح اس کا یہ عذاب ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اور قتل کرنے والے لوگوں کو جہنم کے کنوؤں میں مقید رکھا جائے گا اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

حمل گرانا:

زندہ درگور کرنا اور یہی حال اُس عورت کا ہے جو اپنے پیٹ کے بچّے کو گرائے، یعنی حمل ساقط کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واذا الموؤدة سئلت :جب موؤدہ یعنی

پیٹ کے بچہ کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس گناہ میں اسے قتل کیا گیا؟ یا زندہ درگور کیا گیا۔

حدیث نمبر ۱ :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن گرایا ہوا بچہ آئے گا اور اس کی آواز کڑک کی آواز کی مشابہ ہوگی، اور وہ فریاد کرے گا کہ میں مظلوم ہوں۔ اس کے بعد وہ اپنی ماں کو لے کر حاضر ہوگا اور کہے گا، اے رب! میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے مجھے کس بنا پر قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ بچہ کے گرانے والی ماں سے پوچھے گا، کس لئے تو نے اسے قتل کیا؟ کیا تو یہ گمان رکھتی تھی کہ میں اسے رزق نہ دوں گا؟ سن لے میں نے قتل نفس کو حرام قرار دیا ہے بجز کسی حق کے۔ اے میرے فرشتو! اس عورت کو داروغۂ جہنم مالک کے سپرد کردو، تاکہ وہ اسے احزان کے کنوئیں میں قید کردے۔ تو فرشتے اس عورت کو جھڑکتے گھوکتے پکڑلیں گے۔ کیونکہ فرشتے اس کے خلاف نہیں کرتے جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہوتا ہے پھر فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق وزنجیریں ڈال دیں گے، اور منہ کے بل اسے جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے اور داروغۂ جہنم احزان کے کنوئیں میں پھینک دے گا۔ وہ کنواں بہت عمیق ہے، اور اُس آگ سے بھرا ہوا ہے جس کا نام ''نارالانیار'' ہے۔ جب جہنم سرد ہونے پر آنے لگتا ہے، تو اس کنوئیں کا مُنہ کھول دیتے ہیں، تو جہنم اس کی حرارت سے پھر تپنے لگتا ہے، اُس میں درندے، بھیڑیئے، سانپ اور بچھو ہیں جو عذاب والوں کو ڈستے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کے ہاتھوں میں آگ کے خنجر ہونگے جس سے قاتلوں کو گھائل کرینگے پچاس ہزار سال اسی کنوئیں میں رکھ کر انہیں عذاب دیا جائیگا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اسکے حق میں جو چاہے حکم فرمائے۔

حدیث نمبر ۲ :

حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:

الوائدۃ والموءودۃ فی النار لان النفس الناطقۃ فی النار مقارنۃ للنفس الحیوانیۃ۔

ترجمہ: الوائداور الموءودہ جہنم میں ہیں اس لئے کہ نفس ناطقہ نفس حیوانیہ کا قرین (مقارن) ہے (روح البیان)

بہر حال کارو کاری ایک نہایت ہی مذموم حرکت ہے اسکا روکنا عوام کے بس کا روگ نہیں جب تک حکومت خصوصیت سے اس کی روک تھام نہ کرے لیکن آج کل کی اکثر حکومتوں کا حال زبوں سے زبوں تر ہے وہ خود ہی ایسے گھناؤنے مرض کا شکار ہے۔

آنکہ خودگم است ☆ کرا رہبری کند

فقیر نے اپنی استطاعت پر اہل اسلام کو اسکی نہ صرف روک تھام کے طریقے بتائے ہیں بلکہ اس موذی مرض کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کے مشورے اور تجاویز اور روحانی نسخے لکھے ہیں اگر خدا کا خوف رکھنے والے مردو خواتین عمل میں لائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ معاشرہ پر ملکوت رشک کرینگے۔

وما علینا الا البلاغ

میں حنفی ہوں:

مسئلہ لعان کے متعلق امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مخالفین نے ایک لایعنی سوال اُٹھایا ہے فقیر کیلئے ''حقیقۃ الفقہ'' سے سوال و جواب نقل کر کے مخالفین کی شرارت بند کرنا میرا مسلکی فریضہ ہے کیونکہ میں حنفی ہوں۔

(سوال) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے ایک میاں بیوی میں لعان کرایا اور فرمایا کہ شاید کالا گھونگریالے بال والا بچہ جنے۔ پس وہ ویسا ہی جنا، اسوقت عورت حاملہ تھی، شعبی سے پوچھا گیا کہ ایک مرد اپنی بی بی کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس سے بیزاری ظاہر کرے تو انہوں نے فرمایا لعان کرے، لیکن امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے کہ آپ حمل کے لعان

کے انکار سے لعان نہیں کراتے۔

(جواب) انکار حمل سے لعان کا ہونا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اسی لئے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقط انکار حمل سے لعان نہیں فرماتے کیونکہ حمل کا یقین نہیں ہوتا بعض وقت ایسے ہی پیٹ پھول جاتا ہے جس سے حمل معلوم ہوتا ہے اور حقیقت میں حمل نہیں ہوتا۔ چنانچہ علامہ ابن الہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں۔

وقد اخبرنی بعض اهلی عن بعض خواصها انها ظهرها حبل واستمر الی تسعة اشهر ولم یشککنا فیه حتی هئیت له تهیئة اسباب المولود ثم اصابها طلق وجبست الدایة تحتها فلم تزل تعصر العصرة بعد العصرة وفی کل عصرة تجدماء حتی قامت فارغة من غیر ولد۔

کہ مجھے بعض میرے اہل نے خبر دی کہ اس کی بعض سہیلی کو حمل ظاہر ہوا اور نو ماہ تک رہا اور ہمیں اس کے حمل میں کسی قسم کا شک نہ تھا۔ یہاں تک کہ سب سامان ولادت کے تیار کئے گئے۔ پھر اس کو خون آنا شروع ہوا دایہ بچہ جنانے کے لئے آئی مگر اس کے اندر سے تھوڑا تھوڑا پانی نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ بغیر بچہ جننے کے فارغ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یعنی کوئی بچہ نہ تھا۔ خون یا پانی تھا جو نکل گیا۔

معلوم ہوا کہ صرف حمل کے انکار سے قذف ثابت نہیں ہوتا۔ جب تک زنا کی تہمت نہ لگائے مثلاً یوں کہے کہ تو نے زنا کیا اور یہ حمل اس زنا سے ہے تو امام صاحب کے نزدیک لعان لازم ہوگا چنانچہ ہدایہ میں ہے:

فان قال لها ذننتِ وهذاالحبل من الزنا تلاعنا لوجود القذف حیث ذکر الزنا صریحا۔

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث ابن مسعود وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کی ہے ان دونوں حدیثوں میں یہ ذکر نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف انکار حمل سے لعان کرایا غایتہ مافی الباب عورت کا حاملہ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ حمل کی

حالت میں لعان کرایا۔ نہ یہ کہ حمل کے انکار سے لعان ہوا بلکہ ان دونوں حدیثوں کے اصل واقعہ میں زنا کی تہمت لگانے کا ذکر آیا ہے۔

شیخ عبدالحئ لکھنوی تعلیق الممجد میں لکھتے ہیں:

وقد وقع اللعان فی عهد رسول الله ﷺ من صحابیین احد هما عویمر بن ابیض وقیل ابن الحارث الانصاری العجلانی رمی زوجتهٗ بشریک بن سحماء فتلا عناو کان ذلک سنة تسع من الهجرة وثانیهما هلال ابن امیه بن عامر ا الا نصاری وخبر هما مروی فی صحیح البخاری و مسلم وغیرهما۔

کہ لعان رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں دو صحابیوں سے واقع ہوا ایک تو عویمر عجلانی جس نے اپنی زوجہ کو شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو ان دونوں نے لعان کیا اور یہ واقعہ ۹ھ میں ہوا۔ دوسرا ہلال بن امیہ ان دونوں کی حدیثیں بخاری و مسلم وغیرہما میں مندرج ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ ابن ابی شیبہ نے جو ابن عباس و ابن مسعود سے دو حدیثیں نقل کی ہیں۔ ان میں عویمر یا ہلال کی لعان کا ہی ذکر ہے اور ان دونوں نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی تھی۔ صرف حمل کا انکار نہیں کیا تھا۔ چنانچہ ابن مسعود کی حدیث صحیح مسلم میں اس طرح آئی ہے۔ جسکا ذکر پہلے آچکا ہے۔ انکار حمل کا ذکر نہیں۔ البتہ وہ عورت حاملہ تھی۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ یہی حدیث مفصل ذکر کر کے فرماتے ہیں:

فهذاهو اصل حدیث عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه فی اللعان وهو لعان بقذف کان من ذلک الرجل لامرٔته وهی حامل لابحملها۔

کہ لعان میں عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کا اصل یہ ہے اور یہ لعان زنا کی تہمت سے ہے جو اس مرد نے اپنی بی بی کو لگائی۔ اور وہ حاملہ تھی۔ یہ لعان صرف انکار حمل سے

نہیں۔ مزید تفصیل فتح القدیر اور دیگر کتبِ فقہ میں ہے۔

اپیل : علماء کرام وعوام اہل اسلام کو فقیر کی یہ محنت پسند ہو تو اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں تاکہ کارو کاروی کی وباء کا قلع قمع ہو بالخصوص اہل سندھ بھائیوں سے گذارش ہے کہ وہ اسکا ترجمہ سندھی میں عام کریں گھر گھر فقیر کا پیغام پہونچائیں خصوصاً حضرت علامہ صاحبزادہ راشدی صاحب خطیب جامع مسجد غوث الاعظم لاڑکانہ (سندھ) خصوصی توجہ فرمائیں۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۲۵ ذیقعد ۱۴۲۱ھ

مکتبہ امام غزالی کی جانب سے

عنقریب منظرِ عام پر آنے والی کتاب

اس کتاب میں چالیس احادیثِ مبارکہ کی تشریح اور اس سے
حاصل ہونے والے مدنی پھول کو بڑے اَحسن انداز میں پیش
کیا گیا ہے۔ یہ بڑی معلوماتی کتاب ہے۔

نام کتاب

چالیس احادیث کا مدنی گلدستہ

مصنف

ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

(ایم۔اے۔اسلامیات)

باھتمام

الحاج سعید احمد سعید قادری

ناشر

مکتبۂ امام غزالی (کراچی)

مکتبہ امام غزالی کی دو نئی کتب دستیاب ہیں

نام کتاب

اَشدّ البَلاء فی کِتابۃِ النّسَاء

المعروف (عورت کی کتابت کا مسئلہ)

مصنف

رئیس المصنفین، امام المحدثین، سید المفسرین

حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

باھتمام: ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

ناشر : مکتبۂ امام غزالی (کراچی)

نام کتاب

ختنہ کی تحقیق اور احکام

مصنف

رئیس المصنفین، امام المحدثین، سید المفسرین

حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

باھتمام : ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

ناشر : مکتبۂ امام غزالی (کراچی)

مکتبہ امام غزالی کی دو نئی کتابیں



